

روزہ

روزہ کے موضوع پر ایک منفرد، مختصر اور جامع کتاب



- صلوة التراويح
- اعتکاف کے مسائل
- لیلة القدر کا بیان

نظر ثانی

علامہ نور محمد حفظہ اللہ تعالیٰ

(مفتی جامعہ ابی بکر اسلامیہ)

جمع و ترتیب

عبدالرحمن بن خالد ریاض

(ابن جامعہ ابی بکر اسلامیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

روزہ

فرضیت اہمیت فضائل مسائل

اور انسانی جسم پر مفید اثرات

جمع و ترتیب

عبدالرحمن بن خالد ریاض

الرحمن پبلیکیشنز

حمد حقون، حسن معقول ہیں

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنف کی اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا

روزہ

فرضیت اہمیت فضائل مسائل اور انسانی جسم پر مفید اثرات

نام کتاب	:	روزہ
جمع و ترتیب	:	ابن جامعہ ابی بکر الاسلامیہ: عبدالرحمن بن خالد ریاض
تصحیح و نظر ثانی	:	فضیلۃ الشیخ علامہ نور محمد حفظہ اللہ تعالیٰ (مفتی جامعہ ابی بکر الاسلامیہ)
کمپوزر	:	عادل انصاری
پروف ریڈنگ	:	عبدالرحمن بن خالد ریاض
اشاعت	:	جولائی 2012ء، رمضان المبارک 1433ھ

ملنے کا پتہ

فضلے بک سپر مارکیٹ

نور پبلیشنگ، اردو بازار، کراچی

فون: (92-21) 32629724

(92-21) 32212991

فیکس: (92-21) 32633887

e-mail: fazlecbook@gmail.com

website: www.fazlecbooks.com

فہرست

روزہ

فرضیت، اہمیت، فضائل، مسائل اور انسانی جسم پر مفید اثرات

11	❖ مقدمہ	
18	روزہ کی لغوی تعریف	01
18	شرعی یا اصطلاحی تعریف	02
19	رمضان کے روزوں کی فرضیت	03
21	روزہ رکھنے کی شرائط	04
21	روزہ کی اہمیت	05
22	روزہ کی فضیلت	06
24	روزہ میں کن کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟	07
26	روزہ کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟	08
29	روزہ کی حالت میں جماع کرنے کا کفارہ	09
30	روزہ میں سنگی لگانا اور لگوانا اور اس مسئلہ میں اختلاف کا حل	10
30	روزہ اور مسافر کا معاملہ	11
31	سابق مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ	12
31	اگر کوئی شخص صبح سویرے سفر پر چلا گیا تو...	13

- 32 ڈرائیور کا روزہ 14
- 32 روزوں کے حوائج سے مریض کے لیے دین میں رخصتیں 15
- 33 ایسا مریض جسے کوئی دائمی مرض یا بیماری ہو 16
- 33 حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون 17
- 34 اگر عورت کو حیض طلع فجر سے پہلے آنا بند ہو جائے 18
- 34 حائضہ عورت رمضان کے روزے بعد میں قضا کرے گی 19
- 34 اگر عورت کو نفاس کا خون جاری ہو جائے 20
- 35 روزہ اور نیت کا اہم مسئلہ 21
- 36 اگر کوئی شخص نیت کر کے سویا 22
- 37 نقلی روزے کی نیت 23
- 37 ہر روزے کے لیے الگ الگ نیت کرنا 24

روزہ اور سحری کی اہمیت اور مسائل

- 38 سحری کرنے میں برکت ہے 25
- 38 سحری ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کرتی ہے 26
- 38 سحری کا ابتدائی اور انتہائی وقت 27
- 38 سحری کے لیے ”نہرا“ کا لفظ 28
- 39 سب سے افضل سحری 29
- 39 کھجور کے طہنی فوائد 30
- 40 فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لیے الگ اذان 31
- 40 سحری میں دیر اور اذہاری میں جلدی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے 32
- 40 اگر سحری کرتے وقت فجر کی اذان شروع ہو جائے... 33

41	سحری کرنا روزہ رکھنے کے لیے شرط نہیں ہے	34
41	اگر کوئی شخص حکم ہو جائے	35
41	روزہ اور افطاری کی خوشیاں	36
42	سورج غروب ہوتے ہی روزہ کھول لینا چاہیے	37
42	دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک...	38
42	اگر کوئی شخص غلطی سے یا ابر کی وجہ سے روزہ کھول لے...	39
42	معصوم بچے بھی روزہ رکھ سکتے ہیں	40
43	رسول اللہ ﷺ نے کھجور سے افطار کرنے کا حکم دیا ہے	41
43	چھوہاروں سے افطار کرنا بھی سنت ہے	42
43	روزہ افطار کرتے وقت کی دعا	43
43	روزہ کھلوانے والے کے لئے دعا	44

رمضان المبارک اور روزوں کے دیگر مسائل

رہیت ہلال کے مسائل

44	نیا چاند دیکھنے کی دعا	45
44	قمری مہینے معلوم کرنے کا نبوی طریقہ (ﷺ)	46
45	جو لوگ صرف کیلنڈرز پر اعتماد کرتے ہیں	47
45	جن ممالک میں مطلع ابراہیم آلود ہو	48
46	ایک ملک کی رویت ہلال تمام ممالک کے لیے...؟	49
47	کوئی بھی اسلامی مہینہ اٹھائیس (28) دن کا نہیں ہو سکتا	50

- 47 اگر کوئی شخص سعودی عرب سے... 51
- 48 زبردستی تیس (30) روزوں کی تعداد مکمل کرنا 52

متفرق مسائل

- 48 اگر کسی کو طلوع فجر کے بعد رمضان کے آغاز کا علم ہوا تو... 53
- 48 استقبال رمضان کے روزے 54
- 49 طلوع فجر سے پہلے بیوی سے جماع کرنا 55
- 49 جو شخص رمضان کی راتوں کو شراب پیئے 56
- 49 روزے میں عورتوں سے محض لذت حاصل کرنے کی خاطر گفتگو کرنا 57
- 50 امتحان کے دنوں میں فرض روزے چھوڑنا 58
- 50 اگر روزہ دار کو ویسے کی دعوت ملے 59
- 50 اگر روزہ دار کو کھانے کی دعوت ملے 60
- 50 جب روزے دار کی موجودگی میں کھانا کھایا جائے 61
- 51 جو شخص روزے کی حالت میں نماز نہ پڑھے 62
- 51 جو شخص روزہ رکھ کر دن بھر سوتا رہے 63
- 51 جن ممالک میں سورج... 64
- 52 جن ممالک میں دن اور رات... 65
- 52 مزبور اور فرض روزہ 66
- 52 چڑواہوں کے فرض روزے 67
- 53 مجاہد کا فرض روزہ 68

53	جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں	69
53	ممنوع اور مکروہ روزے	70
53	ایام تشریق	71
54	صرف جمعہ کے دن کا روزہ	72
54	شک کے دن کا روزہ	73
54	عید الفطر اور عید الاضحیٰ	74
54	صَوْمُ الدَّهْرِ	75
54	بیوی کے لیے جائز نہیں	76
54	پندرہ (15) شعبان کے بعد	77
54	استقبالِ رمضان	78
55	حاجی کا یومِ عرفہ کا روزہ	79
55	صرف عاشورہ کا روزہ	80
55	صوم وصال	81

مستحب اور مباح روزے

55	صوم داؤد علیہ السلام	82
55	ایام بیض	83
56	ایک (1) تا نو (9) ذوالحجہ	84
56	جمعہ کے دن روزہ رکھنا	85
56	ہفتہ کا روزہ	86

56	اسلامی مہینوں کے کوئی بھی تین روزے	87
56	یومِ عرفہ کا روزہ	88
56	دس (10) محرم الحرام کے روزے...	89
57	رمضان کے بعد سب سے افضل روزے	90
57	دو (2) دن روزہ اور ایک (1) دن افطار...	91
57	پیر اور جمعرات کے روزے	92
57	شوال کے چھ (6) روزے	93
57	روزے کے معاشرتی فوائد	94
58	روزہ دار کے کرنے کے کام	95

روزے کے انسانی جسم پر مفید اثرات

59	Fasting And Asthna روزہ رکھنے سے دمد کے مرض میں کمی	96
60	Fasting And Blood Circulation روزہ اور خون کا دوران	97
60	Fasting And High Blood Pressure روزہ اور ہائی بلڈ پریشر	98
61	Fasting And Digestive System روزہ اور نظام انہضام (ہاضمہ)	99
61	Fasting And Liver روزہ اور جگر	100
61	Fasting And Colestrol روزہ اور کولسٹرول (خون کی چکنائیاں)	101
62	Fasting And Uric Acid روزہ اور یورک ایسڈ	102
62	ہم روزے رکھنے سے مناپے کو کانسٹرول کیسے کر سکتے ہیں؟	103

صلوة التراويح 8 رکعت یا 20 رکعت

- 104 اس باب کی آخری حدیث 66
105 اس حدیث کے حوالے سے معروف علماء کی آراء 67

لیلة القدر کا بیان

- 106 رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلة القدر کا ہونا 75
107 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شب قدر کو خوابوں میں دیکھنا 75
108 آپ ﷺ کو لیلة القدر بتلائی گئی تھی مگر... 75
109 شب قدر کی چند علامات 75
110 اس رات کی تاریخ کے حوالے سے مختلف روایات 76
111 لیلة القدر میں پڑھنے کی دعا 77
112 لیلة القدر میں ہونے والی بدعات 77
113 لیلة القدر میں سنت کے مطابق عبادت کرنے کا طریقہ 78

اعتکاف کے مسائل

- 79 رسول اللہ ﷺ کا ابتدائی عمل 114
- 80 رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل 115
- 80 امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد... 116
- 80 عورتوں کو صرف مساجد میں اعتکاف کرنا چاہئے 117
- 81 اعتکاف کا آغاز کب سے کرنا چاہئے؟ 118
- 81 ایک رات کا اعتکاف بھی جائز ہے 119
- 82 حائضہ عورت اپنے معتکف شوہر کے سر میں سنگھسی کر سکتی ہے 120
- 82 معتکف سر یا بدن دھو سکتا ہے 121
- 82 ضرورت کی خاطر معتکف مسجد سے باہر نکل سکتا ہے 122
- 83 حاجت سے لوٹتے وقت... 123
- 83 ایک مرتبہ اعتکاف کا ارادہ کر کے ترک کرنا بھی جائز ہے 124
- 83 مستحاضہ عورت کا اعتکاف 125
- 83 اعتکاف کرنے والا مسجد میں ایک جگہ قائم رہے 126
- 84 معتکف خیمہ سے سر نکال کر لوگوں سے گفتگو کر سکتا ہے 127
- 84 کیا اعتکاف والا آدمی کسی کی پیار پرسی کر سکتا ہے؟ 128
- 85 بلا ضرورت معتکف (اعتکاف کی جگہ) کو چھوڑنا جائز نہیں ہے 129
- 86 معتکف اعتکاف کب ختم کرے 130
- 87 مصادر کتب 131



مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَوَابِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (ﷺ)

أَمَّا بَعْدُ

اللہ رب العالمین کا بے حساب (Countless) اور لاتعداد (Infinite)

شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنا تعارف کروایا اور بتلایا کہ:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ لَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ۝

ترجمہ: ”آپ (ﷺ) کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز

ہے (یعنی کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ سب اس کے محتاج ہیں) نہ اس سے

کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے (یعنی کوئی

اس جیسا اور اس کے برابر نہیں ہے)۔“

○ اس کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں صرف اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ ۝

ترجمہ: ”اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، جیسا تمہارا بچاؤ ہے۔“

○ اور بتلایا کہ ہم جان بوجھ کر اس کے علاوہ کسی چہرہ فقیر، نبی، رسول، ولی، امام وغیرہ کو نہ پکارتیں:

فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: ”خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔“

کیونکہ ایسا کرنا شرک ہوگا اور شرک بہت بڑا ظلم ہے:

وَإِذْ قَالَ لَقْمَنُ لِبَنِيهِ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝

ترجمہ: ”اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میرے

بیٹے سچے اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا

بھاری ظلم ہے۔“

(اس آیت سے واضح ہوا کہ بچوں کو شرک سے بچانا ان کی ابتدائی تربیت

کا حصہ ہے)۔

○ شکر ہے اس مالک کا جس نے ہمیں یہ بتلایا کہ اگر کوئی شخص مشرک یعنی شرک

کی حالت میں ہی مر گیا تو اس کا ٹھکانا صرف اور صرف جہنم کی آگ ہوگی:

إِنَّهُ مَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ

أَنْصَارٍ ۝

۱۔ سورۃ البقرہ (2)، آیت نمبر: 21

۲۔ سورۃ البقرہ (2)، آیت نمبر: 22

۳۔ سورۃ البقرہ (2)، آیت نمبر: 13

ترجمہ: ”جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔“

○ اس رخص و رحیم کا شکر ہے کہ جس نے صرف امام کائنات، افضل الخلق، خلیل اللہ، محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ ہدایت بنایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۗ

ترجمہ: ”یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔“

یعنی آپ علیہ السلام کی زندگی اپنانے میں ہی ہماری دنیا اور آخرت کی فلاح (یعنی کامیابی) ہے اور رسول علیہ السلام کی پیروی کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور چارہ نہیں ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفٰكِرِينَ ۝

ترجمہ: ”کہہ دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔“

○ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول سے منہ پھیرنا ”کفر“ ہے۔ شکر ہے اس پاک پروردگار، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا جس نے ہمیں یہ بتلایا کہ اگر ہمارے درمیان کسی قسم کا اختلاف پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ رسول اللہ علیہ السلام کی ذات اور آپ علیہ السلام کا فرمان ہی کر سکتا ہے اور کوئی دوسرا تیسرا، عام یا خاص نہیں کر سکتا۔

فرمایا:

قُلَّا وَرَبِّكَ حَتَّىٰ يَخْضَعُوا لَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ

حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلَمُوا تَسْلِيمًا^۱

ترجمہ: ”سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ ایمان دار نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ ﷺ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ﷺ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔“

مندرجہ بالا آیت کے بعد اللہ رب العزت نے اپنی ذات کی قسم پورے قرآن میں صرف اسی مقام پر کھائی اور اس چیز کی اہمیت واضح کی کہ نبی علیہ السلام کے فرامین اور آپ علیہ السلام کی (قوی، فعلی اور تقرری) سنت کے آگے کسی کی نہیں چل سکتی، یعنی کسی کے پیر کی نہیں بلکہ صرف پیر کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کسی کے امام کی نہیں بلکہ صرف امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی اور جو اس کے باوجود محمد رسول اللہ ﷺ کی بات کے آڑے آنے کی کوشش کرے گا اللہ عزوجل نے فرمایا وہ ایمان دار ہی نہیں ہے یعنی ایمان سے خالی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ تمام اختلافی مسائل کا حل صرف اور صرف محمد ﷺ کی طرف رجوع کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جس کی آسان ترین صورت آپ علیہ السلام کی قوی، فعلی اور تقرری سنتیں ہیں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر محمد ﷺ کو وحی کے ذریعے تمام شرعی امور سمجھائے لہذا آپ ﷺ کا فیصلہ درحقیقت اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے:

وَمَا يَنْضِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ

ترجمہ: ”اور نہ (آپ ﷺ) اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔“

۱۔ سورہ النساء (۴) آیت نمبر ۶۵۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور فرمایا:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۝

ترجمہ: ”جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ (عزوجل) کی اطاعت کی۔“
 ○ شکر ہے اس پروردگار کا جس نے ہمیں یہ بتلایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت مستقل ہے اور حکام اور علماء کی اطاعت مستقل نہیں ہے کیونکہ اگر وہ اللہ اور رسول کے فیصلے سے انحراف کرتے ہوئے اپنا کوئی فیصلہ جاری کریں گے تو ان کی بات قابل قبول تصور نہیں کی جائے گی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
 الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

ترجمہ: ”اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی (چاہے حاکم ہو یا عالم) پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو لوٹنا اسے اللہ تعالیٰ کی اور رسول (ﷺ) کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔“

(اوپر والی آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اختلاف کے حل کے لیے اللہ

اور رسول کی طرف لوٹایا ہے نہ کہ کسی حاکم، ولی، امام، پیر، عالم وغیرہ کی طرف۔)
 ○ شکر ہے اس اللہ عزوجل کا جس نے ہمیں یہ بتلایا کہ اگر کوئی عالم یا حاکم یا کوئی اور جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے خلاف فیصلہ

صادر کرے گا تو وہ کافروں میں سے ہو جائے گا۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ^۱

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں۔“

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو شرک سے محفوظ اور توحید پر قائم رکھے اور ہم سب کو صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

اب کچھ کتاب کے بارے میں...:

درحقیقت یہ کتاب آج آپ کے ہاتھوں میں نہ ہوتی اگر اللہ عزوجل کے حکم سے ایک نوجوان مجھ تک نہ پہنچتا۔ مسجد میں بیٹھا میں اپنا مقالہ (Thesis) مکمل کر رہا تھا کہ اچانک عقل نانی ایک نوجوان نمازی ہاتھ میں کچھ لیے میرے قریب آیا اور کہا ”آپ ذرا یہ Pamphlet پڑھیں اور بتائیں کہ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی تو نہیں ہے تاکہ میری والدہ رمضان کے لیے اس کو چھپوا کر اسے تقسیم کر سکیں“، جب میری نظریں اس پر پڑیں تو وہ Pamphlet رمضان کے روزوں سے متعلق تھا جس میں ادھورا پن اور ایک حدیث ضعیف بھی تھی، جب اس کی نشان دہی کی گئی تو وہ نوجوان بولا کہ ”آپ ہی اس موضوع سے متعلق کوئی Pamphlet کیوں نہیں ترتیب دے دیتے؟“ دل میں خیال آیا کہ مشورہ مستقول اور مناسب ہے لہذا اپنا ”مقالہ“ پورا کرتے ہی میں نے روزے کے موضوع پر Pamphlet لکھنا شروع کر دیا جس نے صرف اللہ کے حکم سے دیکھتے ہی دیکھتے ایک کتابی شکل و صورت اختیار کر لی۔

اس کتاب کو نہایت ہی عام فہم، آسان اور مدلل بنانے کی کوشش کی گئی ہے

تاکہ قارئین کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر قارئین میں سے کسی کو بھی کہیں پر بھی دشواری کا سامنا ہو تو اللہ کے لیے مجھے معاف کر دیجئے گا۔

اس کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں دنیا کے ہر روزہ دار کے لیے کچھ نہ کچھ موجود ہے۔ اس لیے میری اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ اس کتاب کو پوری دنیا کے مسلمانوں اور روزہ داروں میں عام کر دے (آمین)۔

وعا:

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے اور خصوصاً پروفیسر ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ (مؤسس جامعہ اہل بکر الاسلامیہ) کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور میرے والدین، تمام اساتذہ، ساجد بھائی (فضلی بک پبلیکیشنز)، کمپوزر عادل انصاری کے لیے بھی جنہوں نے اس کتاب کے لیے حسب توفیق تعاون کیا اور ہم سب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بغیر کسی حسب کے نصیب فرمائے (آمین یا ارحم الراحمین)۔

ابن جامعہ اہل بکر الاسلامیہ
عبدالرحمن بن خالد ریاض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزہ

فرضیت، اہمیت، فضائل، مسائل اور انسانی جسم پر مفید اثرات

الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَإِمَامِ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى قِيَامِ يَوْمِ الدِّينِ
أَمَّا بَعْدُ،

روزہ کی لغوی تعریف:

صَامًا، يَصُومُ، صِيَامًا، بِكَ نَصَرَ يَنْصُرُ
عربی زبان میں لفظ 'صِيَامٌ' مطلق رک جانے کو کہتے ہیں۔^۱

شرعی یا اصطلاحی تعریف:

شرعاً اس کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کے ارادہ سے کھانے، پینے اور عورتوں
کی مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے صبح صادق کے طلوع سے سورج

^۱ مہاج المسلم (اردو)، شیخ ابو بکر جابر الجذیری حافظہ اللہ عنہ، ص: 436، مکتبہ دار السلام۔

کے غروب تک اجتناب کرنا۔¹

رمضان کے روزوں کی فرضیت:

اللہ رب العزت قرآن میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ط

ترجمہ: ”اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کر دیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کر لو۔“²

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک جو چیز سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے وہ اسی چیز کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا تَقْرَبُ إِلَيَّ عِبْدِي بِشَيْءٍ إِلَّا مِمَّا اقْتَرَضْتَهُ عَلَيْهِ O³

ترجمہ: ”اور میرا بندہ سب سے زیادہ میرا تقرب اس چیز سے حاصل کر سکتا ہے جسے میں نے اس پر فرض کیا ہے۔“

ورنہ وہ چیز کبھی انسانوں پر فرض نہیں ہوتی کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہوتا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا اصول ہے کہ (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)⁴ یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، تو معلوم ہوا کہ ہر مسلمان، صحت مند اور بالغ شخص آرام سے

1 منہاج المسلم (ارو)، اشع ابو بکر جابر ابو اوزی حنفہ اللہ، ص: 436 مکتبہ دار السلام۔

2 سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر: 183

3 اس آیت کے شان نزول کے لیے دیکھیے سنن ابوداؤد (ارو) حدیث نمبر: 2313 اور 2314، مکتبہ دار السلام۔

4 صحیح بخاری ص 7 ترجمہ و تشریح: مولانا محمد داؤد ناز رحمہ اللہ، حدیث: 6502، مکتبہ قدوسیہ۔

نوٹ: صحیح بخاری کے نام حوالے اسی کتاب سے لیے گئے ہیں۔

5 سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر: 286

(یعنی یا سائی) روزے رکھ سکتا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ
(قَمِّنْ شَهْرًا مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ. الخ) ۱

ترجمہ: ”تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پالے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔“

اب سوال ہے کہ یہ فرض روزے آخر کس مہینے کے رکھے جائیں گے، تو اس کا جواب ہمیں حدیث جبریل علیہ السلام (جو معروف حدیث ہے) سے مل جاتا ہے جس میں ارکان اسلام کو بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ نے ”شَهْرًا رَمَضَانَ“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں جس کے معنی ہیں کہ ”تو رمضان کے روزے رکھے، یہاں سے ہمیں جواب معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے ہم پر جو روزے فرض کیے ہیں وہ ماہ ”رمضان“ کے ہیں۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے حوالے سے مزید اس حدیث کو پڑھیے، جس کا حوالہ نیچے دیا جا رہا ہے۔ ۲

یہاں تک رمضان کے روزوں کی فرضیت ثابت ہوئی۔

س: اب سوال یہ ہے کہ یہ روزے ہم مسلمانوں پر کب فرض ہوئے؟

ج: فضیلۃ ”الشیخ ابو بکر جابر الجزازی“ (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرس) کی کتاب ”منہاج المسلم“ کے مطابق، سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 183 بِأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ الخ (جو پیچھے گزر چکی ہے) بروز پیر (یومہ الإثنين، Monday) ”شعبان المعظم ۲ھ“ میں نازل ہوئی یعنی روزے ”دو (2) ہجری“ میں فرض ہوئے۔ ۳

۱ سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر: 185

۲ صحیح بخاری، حدیث: 1891، مکتبہ قدوسیہ۔

۳ منہاج المسلم (اردو)، الشیخ ابو بکر جابر الجزازی حنفی، ص: 436

روزہ رکھنے کی شرائط:

انسان کا...

(۱) مسلمان ہونا

(۲) عقل مند ہونا

(۳) بالغ ہونا

(۴) صحت مند ہونا

(۵) عورت کا حیض یا نفاس کا پاک ہونا

جن افراد میں مندرجہ بالا تمام شروط پائی جائیں ان پر روزہ لازم ہے صحیح بخاری کی کتاب الصوم کے باب نمبر 39 میں اس کی تفصیل ہے کہ شروع میں جن مال دار اور صحت مند لوگوں کو روزہ نہ رکھنا ہوتا وہ اپنے ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتے مگر بعد میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزوں کو تمام مسلمانوں پر فرض کر دیا اور یہ پچھلا حکم منسوخ کر دیا گیا۔^۵

روزہ کی اہمیت:

جن لوگوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیے ان کو اس کی اہمیت کا بھی علم ہونا چاہیے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جو چیز اللہ

۱۔ رواہ احمد و ابو داؤد (حدیث: رفع العلم عن ثلاث الخ)، منہاج المسلم (اردو)، شیخ ابو بکر جابر الحدادی حافظ الحدیث، ص: 47، مکتبہ دار السلام۔

ح (ایضاً)

۲۔ سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر: 185

۳۔ صحیح بخاری، حدیث: 1951، مکتبہ قدوسیہ۔

۴۔ صحیح بخاری، باب (و علی الذین یظہرون فدیہ) صفحہ نمبر: 202، مکتبہ قدوسیہ۔

سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں پر فرض کر دے (جیسے رمضان کے روزے) تو اس کا فرض ہونا ہی اس کی اہمیت کے لیے کافی ہے مگر پھر بھی اس حوالے سے صرف دو اہم احادیث پیش کی جا رہی ہیں:

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جناب جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا۔ اس کے جواب میں میں نے آمین کہی۔“

(2) آپ ﷺ خواب میں دو آدمی کے ہمراہ ایک پہاڑ پر چڑھے اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیوں کے چیخنے کی آوازیں سنیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر وہ دو آدمی میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ اٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا کہ ”یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔“

روزہ کی فضیلت :

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بے حد و حساب شکر ہے کہ اس نے جن عبادات کو اہم پر فرض کیا ان کے فضائل بھی ہم کو بتلا دیئے تاکہ ہم کمزور انسان شوق اور دلچسپی کے ساتھ ان عبادات کو سرانجام دے سکیں، بڑی بات تو یہ ہے کہ انسان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے صرف چند گھنٹے بھوکا رہتا ہے، تمام برائیوں سے دور رہتا ہے،

۱۔ حدیث صحیح: رواد حاکم، کتاب الصیام (اردو) شیخ محمد اقبال کیلانی، مسئلہ: 11 مکتبہ: حدیث پبلی کیشنز۔
۲۔ حدیث صحیح: ابن خذیرہ اور ابن حبان، کتاب الصیام (اردو) شیخ محمد اقبال کیلانی مسئلہ: 12 مکتبہ: حدیث پبلی کیشنز۔

صرف وہ کام کرتا ہے جو اس کے رب کو راضی کرنے والے ہوں اور ان کاموں سے بچتا ہے جو اس کو ناراض کرنے والے ہوں، اس کے بدلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے کو بے شمار انعامات سے نوازتا ہے جس کی مختصر فہرست نیچے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ و روزخ سے بچنے کے لیے ایک ڈھال ہے۔^۱

(۲) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے۔^۲

(۳) روزہ اللہ رب العزت کے لیے رکھا جاتا ہے لہذا وہی اس کا اجر ہمیں دے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔^۳

(۴) ”رَیَّان“ نامی ایک خاص دروازہ جس سے صرف روزہ دار جنتی ہی جنت میں داخل ہو سکیں گے پھر وہ دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے گا اور کسی اور کے لیے کبھی نہیں کھولا جائے گا۔^۴

(۵) جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔^۵

(۶) جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ لیا جاتا ہے۔^۶

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 1894، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ صحیح بخاری، حدیث: 1894، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ صحیح بخاری، حدیث: 1894، مکتبہ قدوسیہ۔

۴۔ صحیح بخاری، حدیث: 1896 اور 1897، مکتبہ قدوسیہ۔

۵۔ صحیح بخاری، حدیث: 1898، مکتبہ قدوسیہ۔

۶۔ صحیح بخاری، حدیث: 1899، مکتبہ قدوسیہ۔

کرنے کے برابر ہے۔^۱

(۸) جس نے رمضان کے روزے ایمان اور اخلاص (یعنی خالص نیت) کے

ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔^۲

(۹) رمضان المبارک کے آتے ہی سرکش جنوں کو جکڑ لیا جاتا ہے، جہنم کے

دروازے بند اور جنت کے کھول دیے جاتے ہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ جہنم

سے (بعض) لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔ اور (رمضان المبارک میں) ہر رات

اسی طرح ہوتا ہے۔^۳

(۱۰) روزہ قیامت والے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے روزہ دار کی سفارش کرے گا

اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔^۴

(۱۱) جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے گا اور قیام کرے گا قیامت

والے دن اس کا شمار صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)^۵

روزہ میں کن کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟

روزہ میں جن جن چیزوں سے بچنا چاہیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) روزہ دار کو ہر کھانے پینے کی چیز سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔^۶

(۲) روزہ دار بیوی سے ہم بستری نہ کرے اور اگر اپنے نفس پر قابو نہیں پاسکتا

تو بوسہ بھی نہ لے۔^۷

۱ صحیح مسلم، حدیث: 3038 اور 3039، نعمانی کتب خانہ۔

۲ صحیح بخاری، حدیث: 38، مکتبہ قدوسیہ۔

۳ صحیح حدیث حسن: ابن ماجہ (اردو)، حدیث: 1642 اور 1643، مکتبہ دار السلام۔

۴ صحیح حدیث صحیح، رواہ احمد طبرانی، کتاب الصیام (اردو)، شیخ محمد اقبال کیلانی، مسئلہ: 4، حدیث پہلی یکشنبہ۔

۵ صحیح حدیث صحیح، رواہ بزار وابن قتیبہ، کتاب الصیام (اردو)، شیخ محمد اقبال کیلانی، مسئلہ: 9، حدیث پہلی یکشنبہ۔

۶ سورۃ البقرۃ (2) آیہ نمبر: 187

۷ صحیح حدیث حسن: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2387، مکتبہ دار السلام۔

(۳) روزے دار کو تمام برائیوں سے بچنا چاہیے، جیسے جھوٹ، نصیبت، حسد، زنا، شراب نوشی، مردوں کا غیر محرم عورتوں کو دیکھنا اور اس کے برعکس عورتوں کا غیر محرم مردوں کو دیکھنا، گالی، سگریٹ، نسوار، گنکا، مادہ، فلم دیکھنا، ڈرامے، خبروں کا میوزک اور خبریں پڑھنے والی عورتوں کو دیکھنا اور اس کے برعکس، کسی مسلمان کو تکلیف دینا یا کسی جانور کو ضرر پہنچانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا وغیرہ وغیرہ۔^۱

نوٹ: یہاں یہ بات بھی ہمارے علم میں رہے کہ عین افطاری کے وقت ہم ٹیلی وژن (T.V) کھول کر اپنا روزہ خراب نہ کریں صرف اس وجہ سے کہ دیکھیں تو آج روزہ افطار کتنے بچے ہوگا؟ یا پھر یہ کہ ہم تو (T.V) کے ذریعے ہی روزہ کھولتے ہیں، اللہ کے لیے! ہرگز (T.V) کھول کر اپنے گھر کے اندر موسیقی کو نہ پھیلنے دیں کیونکہ افطاری کے وقت سے کچھ لمحہ پہلے جو مشہوریاں (T.V) پر نشر ہو رہی ہوتی ہیں ان میں میوزک یعنی موسیقی، غیر محرم مرد اور عورتوں کے چہرے آپ کا روزہ عین افطاری کے وقت خراب کر رہے ہوتے ہیں اور یہ شیطانی چال ہے جس کا علم ہم کو نہیں ہو پاتا، کیونکہ حدیث کے اندر یہ ہے کہ سرکش جنات جگڑ لیے جاتے ہیں مگر جو درجہ میں کم ہوتے ہیں وہ اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن رمضان میں انکا وار بالکل کم ہوتا ہے لہذا عین افطاری کے موقع پر یا تو مسجد کی اذان سے روزہ کھولیں یا پھر جو وقت آپ کے کیلنڈر میں موجود ہے اس کے مطابق روزہ افطار کریں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(۳) ناک میں پانی چڑھانے وقت مبالغہ نہیں کرنا چاہیے تاکہ ناک کی نالی سے پانی پیٹ میں چلا جائے۔^۲

۱۔ صحیح بخاری، حدیث 1903، مکتبہ قدوسیہ (مؤید الشیخ محمد اقبال کیلانی کی کتاب اھیام کے مسئلہ نمبر: 91 کو دیکھیں)
۲۔ اسناد صحیح، ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2366، مکتبہ دار السلام۔

روزہ کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

روزہ جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- (۱) جان بوجھ کر کھاپی لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔^۱
- (۲) جماع کر لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ بھی ہے اور قضا بھی۔^۲
- (۳) جان بوجھ کر تے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا بھی لازم آتی ہے۔^۳
- (۴) حیض یا نفاس کا خون جاری ہوتے ہی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔^۴
- (۵) ریا کاری آجانے سے یا دکھاوے کے روزہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ حدیث کے اندر آتا ہے کہ جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور شرک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہیں ہے۔^۵

سوال: کن کن حالات میں روزہ نہیں ٹوٹ سکتا؟

جواب: وہ چیزیں جو روزہ کی حالت میں کی جاسکتی ہیں ذیل میں درج ہیں:-

- (۱) اگر آدمی کو احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح اگر کسی کو مذی یا ودی آجائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔^۱
- (۲) بیوی کا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔^۲
- (۳) غسل کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔^۳

۱۔ سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر: 187

۲۔ شیخ بخاری، حدیث: 1936، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ اسنادہ حسن: ابوداؤد (ارو)، حدیث: 2381، مکتبہ دار السلام۔

۴۔ شیخ بخاری، باب: 41، حدیث: 1951، مکتبہ قدوسیہ۔

۵۔ حدیث صحیح، رواہ احمد، کتاب الصیام (ارو) شیخ محمد اقبال کیلانی، مسئلہ: 32، حدیث پہلی کیشنز۔

۱۔ شیخ بخاری، حدیث: 1925 اور 1926، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ شیخ بخاری، حدیث: 1928 اور 1929، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ شیخ بخاری، حدیث: 1930 تا 1932، مکتبہ قدوسیہ۔

- (۴) روزہ دار اگر اپنے سر پر شدید گرمی کی وجہ سے پانی ڈال لے تب بھی کوئی حرج نہیں ہوگا۔^۱
- (۵) روزہ دار تر یا خشک مسواک استعمال کر سکتا ہے۔^۲
- (۶) سر یا ہاتھ میں مہندی لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔^۳
- (۷) روزہ کی حالت میں اگر بے اختیار تے آجائے یا اس حالت میں سگی لگوائی جائے تب بھی روزہ برقرار رہے گا۔^۴
- (۸) سر میں تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔^۵
- (۹) بلغم یا تھوک پیٹ میں لینے سے بھی روزہ ٹوٹتا (عطاء رحمۃ اللہ)۔^۶
- (۱۰) ہنڈیا کا نمک یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ کھانا یا وہ چیز حلق سے نیچے نہ جائے، چکھنے کے بعد فوراً تھوک دی جائے۔ (عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔^۷
- (۱۱) اگر حلق کے ذریعے کھسی پیٹ میں چلی جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا (حسن رضی اللہ عنہ)۔^۸
- (۱۲) ناک میں دوائی ڈالنے سے (اگر حلق تک نہ پہنچے) اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (حسن رضی اللہ عنہ)۔^۹

۱۔ اسناد صحیح، سنن ابوداؤد (اروہ)، حدیث: 2365، مکتبہ دار السلام۔

۲۔ صحیح بخاری، باب: 27، ص: 191، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ (اروہ)، ج: 2، ص: 181، مکتبہ دار السلام۔

۴۔ صحیح بخاری، حدیث: 1938، 1940، مکتبہ قدوسیہ۔

۵۔ صحیح بخاری، باب: اغسال الصائم، باب: نمبر: 25، ص: 189، مکتبہ قدوسیہ۔

۶۔ صحیح بخاری، باب: اغسال الصائم، باب: نمبر: 25، ص: 189، مکتبہ قدوسیہ۔

۷۔ کتاب انصیام، للشیخ محمد اقل کیلانی، ص: 54 اور 55، مسئلہ: 86

۸۔ کتاب انصیام، للشیخ محمد اقل کیلانی، ص: 54 اور 55، مسئلہ: 86

(۱۳) کلی کرتے وقت اگر بے اختیار پانی پیٹ میں چلا جائے تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔^۱

(۱۴) منجن اور ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ وہ پیٹ میں نہ جائے۔^۲

(۱۵) عطر لگانے یا سونگنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن دھونی وغیرہ کے ذریعے بخور، عود وغیرہ کی خوشبو استعمال نہ کریں کیونکہ اس کا دھواں پیٹ میں جاسکتا ہے۔ (الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)۔^۳

(۱۶) بھول کر کھاپی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔^۴

(۱۷) آنکھ میں روئی کا قطرہ ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (الشیخ ابن باز رحمہ اللہ)۔^۵

(۱۸) ٹیکے سے روزہ اس وقت ٹوٹے گا جب وہ ٹیکا غذائی مقصد کے لیے استعمال کیا جائے اور جو غذائی مقصد کے لئے نہ ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (الشیخ ابن باز رحمہ اللہ)۔^۶

(۱۹) دمہ کے مریض ناک کے ذریعے روئی سونگھ کر استعمال کرتا ہے تو وہ دوائی ناک کی نالی کے ذریعے پھپھڑوں تک پہنچتی ہے نہ کہ معدہ تک، تو معلوم ہوا کہ دمہ کا مریض (Inhaler) سانس بہال کرنے کا آلہ استعمال کر سکتا ہے اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا (فتویٰ کمیٹی سعودی عرب)۔^۷

(۲۰) نکسیر پھوٹنے اور زخم لگنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (الشیخ صالح العثیمین)۔^۸

۱۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۷۹، دار السلام۔

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۷۹ اور ۱۸۰، دار السلام۔

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۸۱، مکتبہ دار السلام۔

۴۔ صحیح بخاری، حدیث: ۱۹۳۳، مکتبہ قدوسیہ۔

۵۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۸۳، مکتبہ دار السلام۔

۶۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۸۴، مکتبہ دار السلام۔

۷۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۸۴ اور ۱۸۵، مکتبہ دار السلام۔

۸۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: ۲، ص: ۱۸۷، دار السلام۔

(۲۱) روزہ کی حالت میں حوض یا (Swimming pool) میں نہایا جاسکتا ہے۔^۱ (انس رضی اللہ عنہ)۔

نوٹ: جس طرح روزہ دار سچی لگوا سکتا ہے اسی طرح خون بھی ٹیسٹ (Test) کروا سکتا ہے اور خون بھی عطیہ (Donate) بھی کر سکتا ہے لیکن خون اتنی مقدار میں عطیہ نہ کرے کہ اس کو شدید کمزوری کے باعث روزہ کھولنا پڑ جائے۔

روزہ کی حالت میں جماع کرنے کا کفارہ:

جو شخص اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں ہم بستری کر لے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اور اگر نہ کر سکے تو مسلسل دو (2) مہینے کے روزے رکھنے ہوں گے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ (60) مساکین کو کھانا کھلائے گا جو اس معاشرے میں کھایا جاتا ہو اور اس کو وہ روزہ بھی رکھنا ہوگا جس میں اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا ہوگا کیونکہ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے، لہذا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے جس طرح نبی علیہ السلام نے ہم کو بتلایا ہے۔^۲

اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں اپنی روزہ دار بیوی سے زبردستی یا جبراً جماع کر لے تو عورت کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اور اس پر گناہ بھی نہیں ہوگا ہاں البتہ شوہر پر کفارہ اور قضا دونوں ہوں گے (الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)۔^۳

^۱ الحج بخاری، باب: انسال الصائم، باب: 25، ج: 3، ص: 189، مکتبہ قدوسیہ۔

^۲ الحج بخاری، حدیث: 1936، مکتبہ قدوسیہ۔

^۳ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 191، دار السلام۔

روزہ میں سنگی لگانا اور لگوانا اور اس مسئلہ میں اختلاف کا حل:

روزہ کی حالت میں اگر انسان میں استطاعت ہو تو وہ سنگی لگوا سکتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اسکا ثبوت ”صحیح بخاری“ میں ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزہ کی حالت میں سنگی لگوائی ہے^۱ یہ روایت حجۃ الوداع کے موقع کی ہے جبکہ ایک روایت جو ”ابوداؤد“ میں مذکور ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سنگی لگانے والا اور لگوانے والا دونوں روزہ کھولنے والے ہوں گے“۔^۲ یہ فرمان آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ اب جب ہمارے علم میں یہ بات ہے کہ حجۃ الوداع، فتح مکہ کے بعد ہوا تو خود بخود یہ بات یہاں واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل سنگی لگوانا تھا لہذا ابوداؤد میں موجود حدیث منسوخ اور بخاری شریف کی روایت ناسخ ہو جاتی ہے۔^۳

روزہ اور مسافر کا معاملہ:

یاد رہے کہ نقلی روزہ کبھی بھی توڑا جاسکتا ہے اس میں انسان کو کھلی چھوٹ ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑا تھا اور نقلی روزہ کی نیت زوال سے پہلے (اگر کچھ کھایا نہ ہو) کی جاسکتی ہے۔^۴

اب رہی بات مسافر کی تو مسافر سفر میں فرض روزہ رکھ بھی سکتا ہے اور چھوڑ بھی سکتا ہے چاہے سفر ہوائی جہاز (Plane) کا ہنویا گاڑی (Car) کا ہو یا پھر گھوڑوں اور فچروں پر کیا جائے کیونکہ شریعت میں مسافر کو فرض روزہ نہ رکھنے کی

۱ صحیح بخاری، حدیث: 1939، مکتبہ قدوسیہ۔

۲ حدیث صحیح: ابوداؤد (ارود)، حدیث: 2369، مکتبہ دارالسلام۔

۳ صحیح بخاری، حدیث: 1947، مکتبہ قدوسیہ۔

۴ صحیح مسلم: حدیث: 2714 اور 2715، نعمانی کتب خانہ۔

پوری پوری رخصت ہے۔ جس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے بھی ملتا ہے۔^۱

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی کچھ سفر میں روزہ رکھتے اور کچھ چھوڑتے لیکن کوئی کسی دوسرے کو برا بھلا نہیں کہتا تھا۔^۲

اسی طرح اگر کوئی مسافر فرض روزہ سفر کے دوران توڑنا چاہے تب بھی اس مسئلہ میں کوئی ممانعت ثابت نہیں ہے۔ (حوالہ حاشیہ نمبر 1 کی حدیث: 1948 میں ملاحظہ فرمائیں)۔

اب اگر ایک شخص جان بوجھ کر بہت مشقت اٹھاتے ہوئے سفر میں روزہ رکھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے فرمایا کہ ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے“۔^۳

سابق مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ:

سابق مفتی اعظم سعودی عرب، الشیخ ابن بار رحمۃ اللہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی مسافر کسی شہر میں گیا اور وہاں چار (4) دن یا کم عرصہ رہا تو روزہ نہ رکھے لیکن اگر اس کی نیت اس سے زیادہ دن رکھنے کی ہے تو وہ مسافر کے حکم سے نکل کر متیم کے حکم میں شامل ہو جائے گا اور اس کو وہاں روزے رکھنے ہوں گے۔^۴

اگر کوئی شخص صبح سویرے سفر پر چلا گیا تو...:

اگر کوئی شخص صبح سویرے سفر پر چلا گیا اور اس نے روزہ نہ رکھا اور واپسی

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 1945 اور 1948، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ صحیح بخاری، حدیث: 1947، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ صحیح بخاری، حدیث: 1946، مکتبہ قدوسیہ۔

۴۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 199، مکتبہ دار السلام۔

مغرب سے بہت پہلے ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ غروب آفتاب تک کچھ نہ کھائے پیے (لیکن اس دن کی قضا ضرور پوری کرے) کچھ کھائے پیے اس لئے نہیں کیونکہ وہ وجہ (یعنی سفر) جس نے اسکو کھانے پینے کی اجازت دی تھی ختم ہو چکی ہے۔^۱

ڈرائیور کا روزہ:

ایسے ڈرائیور جو ایام رمضان میں شہروں سے باہر مسلسل گاڑیاں چلانے کے کام میں مصروف رہتے ہیں وہ مسافر کے حکم میں ہیں، ان کے لیے اجازت ہے کہ نماز قصر اور جمع کی صورت میں ادا کریں اور روزہ نہ رکھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا تو ہمیشہ یہی کام ہے، لہذا وہ روزہ کب رکھیں؟ تو ہم اسے کہیں گے کہ یہ لوگ سرویوں کے دنوں میں روزے رکھ لیں جب کہ دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو ڈرائیور شہروں کے اندر گاڑی چلاتے ہیں وہ مسافروں کے حکم میں نہیں ہیں۔ لہذا ان کے لیے روزے رکھنا واجب ہے (شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)۔^۲

نوٹ: اگر کسی ڈرائیور کے لیے آسان ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے کیونکہ مسافر روزہ رکھ بھی سکتا ہے اور چھوڑ بھی سکتا ہے، تفصیل پیچھے ملاحظہ فرمائیں۔

روزوں کے حوالے سے مریض کے لیے دین میں رخصتیں:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ..... الخ^۳

ترجمہ: ”پس تم میں جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرے۔“

^۱ شیخ عبد اللہ جبرین رحمہ اللہ، فتاویٰ اسلامیہ، ص 200، مکتبہ دار السلام۔

^۲ شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ، فتاویٰ اسلامیہ، ص 201، مکتبہ دار السلام۔

^۳ سورہ البقرہ (2)، آیت نمبر 185

مریض کے لئے یہی حکم ہے کہ اگر وہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکے تو باقی دنوں میں (اگلے رمضان کے شروع ہونے سے پہلے) روزوں کی قضا ادا کرنے اور نہ اگر اس نے اگلے رمضان تک روزے نہ رکھے یا وہ بھی گزار دیے اور اسی طرح کافی عرصہ (جیسے 10 یا 20 سال) گزر گئے تو اس کو قضا بھی دینی ہوگی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے خوب معافی بھی مانگنی ہوگی اور تاخیر کی وجہ سے ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو نصف صاع (1 1/2 kg) یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو وہ خوراک جو شہری (یا اس جگہ کے رہنے والے کھاتے ہوں) کھلانی ہوگی۔ (شیخ ابن باز رحمہ اللہ) ^۱

ایسا مریض جسے کوئی دائمی مرض یا بیماری ہو:

ایسا مریض جسے کوئی دائمی مرض یا بیماری ہو جسے ذیابیطس (Diabetes)، کینسر (Cancer) وغیرہ یا بڑھاپا (کیونکہ یہ بھی ایک بیماری ہے جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے سوا ہر بیماری کی شفا بھی بنائی ہے وہ بڑھاپا ہے۔“ ^۲ تو ایسے اشخاص، مسکین کو اپنے ہر روزے کے بدلے نصف صاع (1 1/2 kg) ڈیڑھ کلو خوراک مہیا کریں گے۔ ^۳

حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون:

حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون رمضان کے روزے نہیں چھوڑ سکتی لیکن اگر وہ بچہ یا اپنی صحت کی خرابی کے حوالے سے فکرمند ہو تو ایسی خاتون کو مریض کے حکم میں لیا جائے گا جس سے اس پر صحت یابی کے بعد صرف قضا لازم

^۱ صحیح بخاری، حدیث: 1950، مکتبہ قدوسیہ۔

^۲ شیخ ابن باز رحمہ اللہ، فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 200، مکتبہ دار السلام۔

^۳ حدیث صحیح، ابوداؤد (ارو)، حدیث: 3855، مکتبہ دار السلام۔

بحرہ دار قطنی و الحاکم، کتاب الصیام، شیخ محمد اقبال کیلانی، مسئلہ: 73

آئے گی۔ (شیخ ابن باز رحمہ اللہ)^۱

اگر عورت کو حیض طلوع فجر سے پہلے آنا بند ہو جائے:

اگر عورت کو حیض طلوع فجر سے پہلے آنا بند ہو جائے تو وہ روزہ رکھ سکتی ہے اور اگر طلوع فجر کے بعد تک جاری رہے تو وہ عورت روزہ نہیں رکھ سکتی (شیخ عبداللہ ابن جبرین رحمہ اللہ)^۲۔

حائضہ عورت رمضان کے روزے بعد میں قضا کرے گی:

حائضہ عورت رمضان کے روزے بعد میں قضا کرے گی اور مانع حیض کی گولیاں کھانا مشقت ہے اور صحت کا نقصان، لہذا قدرتی نظام کے بیچ آڑے نہ آتے ہوئے وہ عورت اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے صبر طلب کرے گی اور روزوں کی قضا دے گی۔^۳

(شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)

اگر عورت کو نفاس کا خون جاری ہو جائے:

اگر عورت کو نفاس کا خون جاری ہو جائے (جو پچہ کی پیدائش کے بعد آتا ہے) تو چالیس دن تک انتظار کرے اور پھر روزوں کی قضا دے، چاہے رمضان کا مہینہ ان حالت میں گزر جائے۔ اگر نفاس کے خون کے بعد حیض کا خون شروع ہو جائے تو اس کے مکمل ہونے کا انتظار کرے، پھر (یا وہ رہے کہ نفاس کا خون کبھی بھی ختم ہو سکتا ہے لیکن اس حد چالیس دن تک ہی ہے)^۴ کیونکہ اس کے بعد نماز اور

۱۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 203، 205، مکتبہ دار السلام۔

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 202، مکتبہ دار السلام۔

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 201 اور 202، مکتبہ دار السلام۔

۴۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 202 اور 203، مکتبہ دار السلام۔

روزے کے احکام جاری اور لاگو ہو جائیں گے اور ان کی پابندی کرنا بھی ضروری ہوگی۔
○ عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

روزہ اور نیت کا اہم مسئلہ:

صحیح بخاری کی پہلی حدیث میں نیت کو اعمال کی قبولیت کی شرط قرار دیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: ”بے شک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔“

لیکن ہمارے یہاں کافی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت زبان سے اقرار کا نام ہے اسی وجہ سے وہ نماز شروع کرنے سے پہلے بھی اپنی اپنی زبانوں میں اقرار کر رہے ہوتے ہیں جبکہ نماز عربی زبان میں پڑھتے ہیں، اسی طرح روزہ کی نیت کے معاملے میں بھی ان لوگوں سے یہی غلطی سرزد ہوتی ہے کہ وہ ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ:

وَبَصُومِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ترجمہ: اور میں رمضان کے مہینے کے آئندہ آنے والے دن کے روزہ کی نیت کرتا ہوں۔
(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے نہ کہ زبان کے اقرار کا نام۔

(۲) یہ دعا نہ عقلاً درست ہے اور نہ نقلاً ثابت ہے کیونکہ عربی زبان میں لفظ ”غد“ کے معنی ہے ”آنے والا کل“، یعنی (Tomorrow) اور ”امس“ کا مطلب ہے گزرا ہوا کل یعنی (Yesterday)، تو اس دعا کے مطابق روزہ دار آنے والے کل کے روزہ کی نیت کر رہا ہے جبکہ روزہ آج کا رکھ

ع بخاری و مسلم، ابوالدرداء (ارو)، حدیث: 2458، مکتبہ دار السلام۔

رہا ہے تو آج کے روزہ کی نیت کہاں گئی؟ [یاد رہے کہ یہ دعاسحری کھانے کے بعد پڑھی جاتی ہے]۔

(۳) یہ دعا میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی نہیں ہے اور ہر مسلمان کو یہ جان لینا چاہیے کہ جو تعلیمات ہمیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے ملتی ہیں وہ تعلیمات ہماری دنیوی اور اخروی زندگی کی کامیابی کے لیے کافی ہیں اور جن چیزوں کی نشاندہی آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں نہیں کی ان کو ہم اپنی مرضی سے دین میں شامل نہیں کر سکتے۔

کیونکہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت خود یہ بات کہہ رہا ہے کہ:

وَمَا أَلَكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدٌ

الْعِقَابِ ط

ترجمہ: ”تمہیں جو کچھ رسول دے، لے لو اور جس سے روکے، رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ سخت عذاب والا ہے۔“

اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ط

ترجمہ: جس نے ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے خلاف ہو تو وہ مردود عمل ہے۔

لہذا اگر آپ کے دل میں ہے کہ کل سے رمضان شروع ہوں گے اور میں نے روزہ رکھنا ہے تو یہی آپ کی نیت ہے۔

اگر کوئی شخص نیت کر کے سویا:

اگر کوئی شخص نیت کر کے سویا کہ میں کل روزہ رکھوں گا (ان شاء اللہ) اور

سورۃ البقرہ (59)، آیت نمبر: 7

صحیح مسلم: حدیث: 1818 شرح الربیعین نووی اردو، دارالسلام

اس کی آنکھ فجر کی اذان کے بعد کھلی تو اس کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر وہ بغیر نیت کے سو گیا اور اس کے دل میں کل کے روزے کا ارادہ نہیں تھا (اور ایسا بہت کم ہوتا ہے) تو پھر اس کو قضا دینی ہوگی اور اس کا روزہ بھی شمار نہیں ہوگا۔^۱

نفلی روزے کی نیت:

نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے کی جاسکتی ہے (اس کا حوالہ اور بیان پیچھے نظر پڑے گا)۔

ہر روزے کے لیے الگ الگ نیت کرنا:

ہر روزے کے لیے الگ الگ نیت کرنا لازمی ہے ایسا نہیں کیا جاسکتا کہ رمضان کے شروع ہوتے ہی کوئی شخص اکٹھی تمام روزوں کی نیت کر لے بلکہ ہر روزے کے لیے طلوع فجر سے پہلے دل کا ارادہ (نیت) کرنا ضروری ہے، کیونکہ روزہ ایک مستقل عبادت ہے اور ہر عبادت کے لیے نئی نیت لازمی ہے اور حدیث میں بھی آتا ہے کہ ”جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں ہے۔“^۲

روزہ اور سحری کی اہمیت اور مسائل

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَكُلُوا وَشَرِبُوا حَتَّىٰ يَبْتَيِّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

الْفَجْرِ (۲)

۱۔ حدیث صحیح و صحیح البخاری رحمہ اللہ نسائی، حدیث: 2335، مکتبہ اسلامی کتب خانہ۔

۲۔ حدیث صحیح و صحیح البخاری رحمہ اللہ نسائی، حدیث: 2335، مکتبہ اسلامی کتب خانہ۔

۳۔ سورۃ البقرہ ۲، آیت نمبر: 186

ترجمہ: ”تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔“

سحری کرنے میں برکت ہے:

نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔“^۱

سحری ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کرتی ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سحری کرنے کی ترغیب دلائی کیونکہ سحری ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کرتی ہے۔^۲

سحری کا ابتدائی اور انتہائی وقت:

سحری کے ابتدائے وقت کی کوئی قید نہیں ہے لیکن انتہائے وقت کی حد بندی ضرور ہے اور وہ طلوع فجر ہے کیونکہ آیت میں ”الفجر“ سے مراد طلوع فجر تک کا وقت ہے۔

سحری کے لیے ”عدا“ کا لفظ:

رسول اللہ ﷺ کے مطابق سحری کے لیے ”عدا“ کا لفظ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔^۳

^۱ صحیح بخاری حدیث: 1923، مکتبہ قدوسیہ اور مسلم، حدیث: 2549، نعمانی کتب خانہ۔

^۲ صحیح مسلم، حدیث: 2550، مکتبہ نعمانی کتب خانہ۔

^۳ حدیث صحیح و صحیح البانی رحمہ اللہ، سنائی، حدیث: 2335، مکتبہ اسلامی کتب خانہ، سورہ بقرہ (2) آیت نمبر: 187

ع ابو داؤد (اردو)، حدیث: 2344، مکتبہ دارالسلام۔

سب سے افضل سحری:

سب سے افضل سحری کھجور کی سحری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اس کو مومن کی بہترین سحری قرار دیا ہے۔^۱

کھجور کے طبی فوائد:

انام ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ”طب نبوی ﷺ“ میں فرماتے ہیں: ”تازہ کھجور، چھوہارہ یا پانی سے نبی ﷺ کے روزہ افطار کرنے میں بہت لطیف حکمت مضمر ہے اس لئے کہ روزہ کی وجہ سے معدہ غذا سے خالی ہو جاتا ہے اب جگر کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں رہ جاتی جس کو جذب کر کے قوی اور اعضاء کو بدل ماییت حلل کے طور پر دے اور شیریں چیز جگر کو بہت زیادہ مرغوب ہے اس لئے جگر کی طرف بہت جلد سرائیت کر جاتی ہے اور اگر تازہ کھجور ہے تو جگر اسے اور زیادہ بڑھ کر قبول کرتا ہے چنانچہ اس سے قوی اور جگر دونوں ہی کو قوت ملتی ہے اگر کھجور نہ ہو تو چھوہارہ اپنی شیرینی اور غذائیت کے لحاظ سے بہتر ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو چند گھونٹ پانی ہی معدہ کی لپٹ اور روزہ کی گرمی کو بجھا دیتا ہے پھر اس کے بعد کھانے کی خواہش ابھرتی ہے اور پوری رغبت سے کھانا کھایا جاتا ہے۔“^۲

نوٹ: سب سے افضل اور صحت مند سحری کھجور ہی کی سحری ہے لیکن ڈاکٹرز کا یہ بھی مشورہ ہے کہ اگر انسان سحری میں کم مرچوں کا حلیم کھائے تو وہ بھی ایک بہترین غذا ثابت ہو سکتی ہے اس کی فیادہی وجہ اس میں شامل غذائیت سے بھرپور ان تمام اشیاء کی شمولیت ہے جو ہم کو باسانی الگ الگ جگہ

^۱ ابو داؤد، (ارود)، حدیث: 2345، (انصار صحیح) مکتبہ دارالاسلام
^۲ طب نبوی ﷺ، (ارود)، ص: 380، مکتبہ محمدیہ۔

نہیں مل سکتیں اس میں گندم، دالیں، گوشت وغیرہ تمام ضروری اور فائدہ مند اشیاء ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں۔ یعنی انسانی جسم میں بیک وقت زنگ، منرل، وٹامن C, A اور E وغیرہ پہنچ رہے ہوتے ہیں۔ حلیم کھانے سے خون کا دوران بہ بڑھتا ہے اور اس سے خون پیدا ہوتا ہے۔ حلیم مردانہ طاقت بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یاد رہے کہ حلیم کھاتے ہی فوراً پانی نہ پیا جائے۔ کم از کم پینیس (25) سے تیس (30) منٹ تک کا وقفہ ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے۔

فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لیے الگ اذان:

فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لیے اور لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے اذان دینا منسوخ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”بلال کی اذان تم کو سحری کرنے سے نہ روکے“ کیونکہ وہ فجر کا ذب [جب سحری کھائی جاتی ہے اور اس میں پہلے سفیدی (یعنی روشنی) آسمان کو اٹھتی ہے] کے وقت اذان دیا کرتے تھے، جب کہ فجر صادق سے مراد، [جب یہ روشنی افق کی طرف پھیل جائے۔]¹

سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے:

حدیث میں آتا ہے کہ سحری دیر تک کھانا اور افطاری کرنے میں جلدی کرنا انبیاء کی سنت ہے۔²

اگر سحری کرتے وقت فجر کی اذان شروع ہو جائے...

حدیث میں آتا ہے کہ سحری کرتے وقت اگر فجر کی اذان شروع ہو جائے تو کھانا چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ اپنی حاجت کو جلدی سے پورا کر لینا چاہئے۔³

1۔ ابو داؤد (مردو)، حدیث: 2346 اور (8-2347)، مکتبہ دارالاسلام اور صحیح مسلم، حدیث: 2536، نعمانی کتب خانہ۔
2۔ صحیح بخاری: حدیث: 1920 مکتبہ قدوسیہ، حدیث صحیح رواہ طبرانی: کتاب الصیام (مردو) شیخ محمد اقبال بیانی ص: 35۔
3۔ جع استاد حسن: ابو داؤد (مردو)، حدیث: 2350 مکتبہ دارالاسلام۔

سحری کرنا روزہ رکھنے کے لیے شرط نہیں ہے:

سحری کرنا روزہ رکھنے کے لیے شرط نہیں ہے یعنی اگر کسی شخص سے سحری رہ جائے تو اس کا روزہ شمار ہو جائے گا۔^۱

اگر کوئی شخص مُحْتَلِمٌ ہو جائے:

اگر کوئی شخص مُحْتَلِمٌ (یعنی ایسا آدمی جس کی سوتے وقت منی خارج ہو جائے) ہو جائے یا بیوی سے ہم بستری کر لے اور سحری کا وقت ختم ہونے میں کچھ دیر رہ جائے تو پہلے سحری مکمل طریقے سے پوری کر لے پھر غسل کرے اور اس کے بعد نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد جائے۔^۲

روزہ اور افطاری کی خوشیاں:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

ثُمَّ آتَيْنَا الضَّمَامَ إِلَى اللَّيْلِ

ترجمہ: ”پھر رات (یعنی غروب آفتاب کے فوراً بعد) تک روزے کو پورا کر لو۔“

حدیث رسول ﷺ میں آتا ہے کہ:

”روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک وہ خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا

ہے اور دوسری وہ جب اسکے روزے کے بدلے اللہ اس کو قیامت والے دن اس کا

اجر عطا فرمائے گا۔“^۳

^۱ صحیح بخاری، حدیث: 1922، مکتبہ قدوسیہ۔

^۲ صحیح بخاری، حدیث: 1925 اور 1926، مکتبہ قدوسیہ۔

^۳ سورۃ البقرہ (2)، آیت نمبر: 187

صحیح مسلم، حدیث: 2706، 2710، نعمانی کتب خانہ۔

روزہ کھولنے کا وقت غروب آفتاب ہے کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:
 إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَ أَهْمَ النَّهَارُ وَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۱
 ترجمہ: ”جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا۔“

سورج غروب ہوتے ہی روزہ کھول لینا چاہیے:

سورج غروب ہوتے ہی روزہ کھول لینا چاہیے، تاخیر کرنا سنت کی مخالفت
 ہوگی کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ”میری امت کے لوگ اس وقت تک خیر میں
 رہیں گے جب تک وہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔“ ۲

دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک...:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ
 جلدی کھولا کریں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ روزہ کھولنے میں دیر کیا کرتے ہیں۔“ ۳

اگر کوئی شخص غلطی سے یا ابر کی وجہ سے روزہ کھول لے...:

اگر کوئی شخص غلطی سے یا ابر کی وجہ سے روزہ کھول لے اور پھر سورج نکل
 آئے تو اس کو روزہ کی قضاء دینی ہوگی۔ ۴

معصوم بچے بھی روزہ رکھ سکتے ہیں:

معصوم بچے بھی روزہ رکھ سکتے ہیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

۱ صحیح مسلم، حدیث: 2558، نعمانی کتب خانہ۔

۲ صحیح بخاری، حدیث: 1957 اور 1958، مکتبہ قدوسیہ۔

۳ اسنادہ حسن: البوداؤد (اروہ)، حدیث: 2353، مکتبہ دارالسلام۔

۴ صحیح بخاری، حدیث: 1959، مکتبہ قدوسیہ۔

اجمیں اون کا ایک کھلونا بتاتے جب کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو وہی کھلونا اس بچہ کو دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔^۱

رسول اللہ ﷺ نے کھجور سے افطار کرنے کا حکم دیا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے کھجور سے افطار کرنے کا حکم دیا ہے اور پھر پانی سے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔^۲

چھوہاروں سے افطار کرنا بھی سنت ہے:

خشک کھجور یعنی چھوہاروں سے افطار کرنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔^۳

روزہ افطار کرتے وقت کی دعا:

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَأَبْتَلَتِ العُرُوقُ وَ نَبَتَ الأَجْرَانِ شَاءَ اللهُ

ترجمہ: ”پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گا۔“

روزہ کھلوانے والے کے لئے دعا:

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَهُمُ الْإِبْرَارُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ

ترجمہ: ”روزے دار تمہارے یہاں روزہ افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا

کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے یہاں نازل ہوتے رہیں۔“

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 1960، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ اسناد صحیح: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2355، مکتبہ دارالسلام۔

۳۔ اسناد حسن: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2356، مکتبہ دارالسلام۔

۴۔ اسناد حسن: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2357، مکتبہ دارالسلام۔

۵۔ حدیث صحیح: ابن ماجہ (اردو)، حدیث: 1747، مکتبہ دارالسلام۔

نوٹ: افطاری میں اسراف سے کام لینا صحیح نہیں ہے اگر کسی مسلمان کے پاس اللہ کے رزق کی فراوانی ہے تو وہ کثرت سے صدقہ کرے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ افطار کروائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "جو شخص کسی روزے دار کو افطار کراتا ہے تو وہ روزے دار کا ثواب کم کیے بغیر اس کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا۔"

رمضان المبارک اور روزوں کے دیگر مسائل رہیتِ حلال کے مسائل

نیا چاند دیکھنے کی دعا:

اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْمُؤْمِنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ
ترجمہ: "یا اللہ اس چاند کو ہمارے لیے سعادت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کر (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔"

قمری مہینے معلوم کرنے کا نبوی طریقہ (صلی اللہ علیہ وسلم):

قمری مہینے معلوم کرنے کا نبوی طریقہ ﷺ صرف یہی ہے کہ ایک ثقہ (معتبر) آدی غروب آفتاب کے بعد شعبان کے اثنیسویں (29th) یا تیسویں (30th) رات کو اور دو ثقہ (معتبر) آدی رمضان کی اثنیسویں (29th) یا تیسویں (30th) رات کو چاند دیکھ لیں۔

۱۔ حدیث صحیح: ابن ماجہ (اردو)، حدیث: 1746، مکتبہ دار السلام۔

۲۔ سنن ترمذی، حدیث: 3451، صحیح الجامع حدیث: 4726، [روزمرہ کی مستون دعائیں (اردو)]، اشع

عبدالرزاق المہدی حفظہ اللہ، ص: 281

۳۔ حدیث صحیح: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2338، حدیث حسن، حدیث: 2339، اور اشعہ صحیح: حدیث: 2342

جو لوگ صرف کیلنڈرز پر اعتماد کرتے ہیں:

جو لوگ رمضان کا چاند دیکھنے کی بجائے کیلنڈرز پر اعتماد کرتے ہیں یہ طریقہ خلاف شریعت ہے ان کو چاند دیکھ کر ہی رمضان کے روزے شروع کرنے چاہئیں اور چاند کچھ کر ہی روزے چھوڑنے چاہیں نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَقْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ

ترجمہ: ”جب تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک افطار نہ کرو۔“

نوٹ: اوپر ترجمہ میں پہلے چاند سے مراد رمضان اور دوسرے چاند سے مراد شوال کا چاند ہے۔

جن ممالک میں مطلع اُبر آلود ہو:

جن ممالک میں مطلع اُبر آلود ہو جیسے سنگاپور (Singapore) وغیرہ اور

چاند کئی کئی دنوں تک نظر ہی نہ آتا ہو تو وہ لوگ یا تو:

- (۱) رمضان کی ابتداء اور انتہاء فلکیات کے حساب کے مطابق کریں۔
- (۲) یا پھر ان اسلامی ممالک پر اعتماد کر لیں جو چاند کے سلسلہ میں کسی حساب کی بجائے صرف اور صرف روایت بصری (یعنی آنکھ سے دیکھنے) پر انحصار کرتے ہوں۔

کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

ترجمہ: ”چاند دیکھ کر ہی روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے موقوف کرو اور

صحیح مسلم، حدیث: 2498، نعمانی کتب خانہ۔

مع فتاویٰ اسلامیہ ص: 159 اور ص: 160، مکتبہ دارالسلام

اگر آبر ہو جائے تو شعبان کے تیس (30) دن پورے کر لو^۱۔
 یعنی اگر کسی ملک میں شعبان کی انتیس (29) کو موسم ابر آلود ہو گیا اور
 معلوم نہیں چل سکا کہ رمضان کا چاند نمودار ہو گیا یا نہیں تو وہ لوگ اگلے دن کو بھی
 شعبان کا شمار کریں گے اور شعبان کے تیس ایام (30 دن) مکمل کریں گے۔ پھر
 اگلے دن سے رمضان کا پہلا روزہ رکھیں گے، لیکن جن ممالک میں ہمیشہ ہی مطلع ابر
 آلود رہتا ہو تو وہ پچھلے صفحہ پر دی ہوئی دونوں آراء میں سے کسی ایک رائے پر عمل کریں۔

اسی طرح شوال کا معاملہ بھی حل کیا جائے گا:

اسی طرح اگر شوال کا چاند دیکھنے میں بھی یہی مسئلہ درپیش ہو تو اس کا بھی
 یہی حل ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا:
 ترجمہ: ”جب تم چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے چھوڑ دو
 اور اگر مطلع ابر آلود ہو (اور چاند نہ دکھے) تو تیس دن (30) کے روزے
 پورے کر لو (پھر عید منا لو)۔“^۲

ایک ملک کی رویت ہلال تمام ممالک کے لیے...؟:

ایک ملک کی رویت ہلال تمام ممالک کے لئے لازم نہیں ہے کیونکہ نبی
 علیہ السلام نے فرمایا کہ ”جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزہ
 رکھنا چھوڑ دو“ (الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)^۳

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 1909، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ صحیح بخاری، حدیث: 2514، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 160 اور 161، مکتبہ دارالسلام۔

کوئی بھی اسلامی مہینہ اٹھائیس (28) دن کا نہیں ہو سکتا:

رمضان (یا کوئی بھی اسلامی مہینہ) یا تو اکتیس (29) دن کا ہوگا یا تو تیس (30) دن کا، اٹھائیس (28) کا کبھی نہیں ہو سکتا (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔^۱

اگر کوئی شخص سعودی عرب سے تیس (30) روزے مکمل کر کے پاکستان آئے: اگر کوئی شخص سعودی عرب سے تیس (30) روزے مکمل کر کے پاکستان یا کسی ایسے ملک چلا جائے جہاں پر ایک روزہ ابھی باقی ہو تو اس کو وہاں کے لوگوں کے ساتھ وہ زائد روزہ بھی رکھنا ہوگا چاہے اس کے اکتیس (31) روزے ہی کیوں نہ ہو جائیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ:

ترجمہ: ”روزے کا وہ دن ہے جس میں تم سب روزہ رکھتے ہو اور افطاری کا وہ دن ہے جس میں تم سب روزہ نہیں رکھتے“ (ترمذی) اور اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ کوئی شخص کسی ایسے ملک میں چلا جائے جہاں پر روزے مکمل ہو چکے ہوں اور اس شخص کے دو (2) یا تین (3) روزے باقی ہوں اور اس ملک میں اگلے دن عید ہو تو ایسا شخص اپنے روزوں کی قضا بعد میں ادا کرے گا (یعنی وہاں کی عید کے دوسرے دن سے بھی کر سکتا ہے) اور اکتیس (29) کی تعداد مکمل کرے گا کیونکہ قمری مہینہ اکتیس (29) دن سے کم کا نہیں ہوتا۔ (الشیخ ابن باز رحمہ اللہ)۔^۲

۱۔ صحیح مسلم، حدیث: 2511، نعمانی کتب خانہ۔

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 161 اور 162، مکتبہ دارالاسلام۔

زبردستی تیس (30) روزوں کی تعداد مکمل کرنا:

جو لوگ بغیر کسی وجہ کے ہمیشہ تیس (30) روزوں کی کفایت مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں انکا یہ عمل درست نہیں ہے۔ (یعنی اگر 29 روزے رکھنے پڑیں تو 29 ہی رکھنے چاہیں اپنی طرف سے زائد روزہ نہیں رکھنا چاہئے)۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

متفرق مسائل

اگر کسی کو طلوع فجر کے بعد رمضان کے آغاز کا علم ہوا تو....:

جس شخص کو طلوع فجر کے بعد رمضان کے آغاز کا علم ہوا ہو اس کو دن بھر کچھ نہیں کھانا چاہئے اور اس روزہ کی قضا بھی دینی چاہئے کیونکہ روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

”جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے (نیت دل کے اراد کا نام ہے) اس کا روزہ نہیں۔“ (سنن نسائی کا تفصیلی حوالہ پیچھے گزر چکا ہے، شیخ ابن باز رحمہ اللہ علیہ)

استقبال رمضان کے روزے:

رمضان سے ایک یا دو روز پہلے استقبال رمضان کے نام پر روزے رکھنا خلاف شریعت کام ہے سوائے اس شخص کے جو ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ پابندی سے رکھتا ہو۔

۱۔ ”شمسی بحث کے لیے فتاویٰ اسلامیہ ص: 162، 165 دارالسلام۔

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج 2، ص: 165، مکتبہ دارالسلام۔

۳۔ صحیح بخاری، حدیث: 1914، مکتبہ قدوسیہ۔

نوٹ: نصف شعبان (15 شعبان) کے بعد روزے رکھنے سے شریعت نے منع کیا ہے۔ (سوائے اس شخص کے جو صومِ داد کی پابندی کرتا ہو یا اسی طرح دوسرے نقلی روزوں کی پابندی کا عادی ہو)۔^۱

طلوع فجر سے پہلے بیوی سے جماع کرنا:

روزہ کھولنے کے بعد طلوع فجر سے پہلے بیوی سے جماع کرنا یا نکل جانے عمل ہے۔^۲

جو شخص رمضان کی راتوں کو شراب پیے:

جو شخص رمضان کی راتوں کو شراب پیے تو ایسا شخص بہت بڑا گنہگار ہے اور جہنم میں لے جانے والا عمل کر رہا ہے لیکن جب تک وہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک تمام روزہ توڑنے والی چیزوں سے بچا رہے گا، اس کا روزہ شمار ہوتا رہے گا۔ لیکن وہ اپنے اس فعلِ قبیح کی وجہ سے گنہگار بھی شمار ہوگا۔ (فتویٰ کمیٹی سعودی عرب) ^۳

روزے میں عورتوں سے محض لذت حاصل کرنے کی خاطر گفتگو کرنا:

روزہ اور غیر روزہ دونوں حالتوں میں عورتوں سے محض لذت حاصل کرنے کیلئے بات چیت کرنا اور ان کو چھونا ایک نہایت ہی گھٹیا اور گرا ہوئے عمل ہے اور شریعت میں حرام ہے لیکن اگر خرید و فروخت کا معاملہ پیش آجائے تو ایسی صورت میں بات چیت کی جاسکتی ہے، اسی طرح اگر غلطی سے کسی عورت کے ہاتھ سے کسی مرد کا ہاتھ ٹکرا گیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں (یعنی نہ روزہ ٹوٹے گا اور نہ ہی گناہ ہوگا)۔

(فتویٰ کمیٹی سعودی عرب)۔^۴

۱۔ اسناد: صحیح: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2337، مکتبہ دارالسلام۔

۲۔ سورۃ البقرہ (2) آیت نمبر: 187

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ ج: 2، ص: 172، مکتبہ دارالسلام۔

۴۔ فتاویٰ اسلامیہ ج: 2، ص: 171، مکتبہ دارالسلام۔

امتحان کے دنوں میں فرض روزے چھوڑنا:

امتحان کی تیاری کے لیے یا امتحان کے دنوں میں فرض روزے چھوڑنا بالکل جائز نہیں ہے۔ (اشیخ ابن باز)^۱

اگر نفلی روزے دار کو ویسے کی دعوت ملے:

اگر روزے دار کو ویسے کی دعوت ملے اور وہ نفلی روزے سے ہو تو وہ شریک ہو جائے اور چاہے تو کھانا کھالے (یعنی روزہ توڑ دے) ورنہ صاحب طعام (میزبان) کے لیے دعا کرے۔^۲

اگر نفلی روزے دار کو کھانے کی دعوت ملے:

اگر روزے دار کو کھانے کی دعوت ملے تو وہاں جائے بغیر بھی اس میزبان سے معذرت کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ میں روزے سے ہوں لیکن اس میزبان کے حق میں دعا بھی کرے۔^۳

جب روزے دار کی موجودگی میں کھانا کھایا جائے:

ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، آپ ﷺ کے پاس موجود افراد میں سے کوئی صاحب روزے سے تھے تو رسول اللہ

۱۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 219، مکتبہ دارالسلام۔

۲۔ حدیث صحیح: ابو داؤد (اردو)، حدیث: 2460، مکتبہ دارالسلام۔

۳۔ صحیح مسلم، حدیث: 2702، نعمانی کتب خانہ۔

ﷺ نے فرمایا: ”روزے دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔“^۱

جو شخص روزے کی حالت میں نماز نہ پڑھے:

جو شخص روزے کی حالت میں یا غیر روزے کی حالت میں نمازیں نہ پڑھے تو ایسا شخص کافر ہے۔ (فتویٰ کمیٹی سعودی عرب)
(ایسے شخص کو اللہ سے خصوصی توبہ کرنی چاہئے اور اللہ رب العزت سے کبھی نمازیں نہ چھوڑنے کا پختہ عزم کرنا چاہئے۔)^۲

جو شخص روزہ رکھ کر دن بھر سوتا رہے:

جو شخص روزہ رکھ کر دن بھر سوتا رہے اور ایک وقت کی نماز بھی نہ پڑھے ایسا شخص بہت بڑا گنہگار ہے، لیکن ایسا شخص جو نمازیں تو پڑھتا ہے لیکن روزہ کی حالت میں سوتا بہت ہے تو ایسا شخص اجر کثیر سے محروم ہو جانے والا ہے۔^۳ (الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)

جن ممالک میں سورج ساڑھے نو (9:30pm)

یا دس (10:00pm) بجے غروب ہوتا ہے:

جن ممالک میں سورج رات ساڑھے نو یا دس بجے غروب ہوتا ہے تو وہاں کے لوگ سورج غروب ہونے پر ہی روزہ افطار کریں گے، چاہے دن کتنا ہی لمبا

۱۔ السنن وصحیح: ابن ماجہ (ارو)، حدیث: 1748، مکتبہ دار السلام۔

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 170، مکتبہ دار السلام۔

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 172، مکتبہ دار السلام۔

کیوں نہ ہو۔ (شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ) ۱

جن ممالک میں دن اور رات چھ چھ ماہ (Six Months) کے ہوتے ہیں:

جن ممالک میں دن اور رات چھ چھ ماہ (Six months) کے ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنے قریب ترین ممالک کے اوقات کو شمار کرنا چاہئے کیونکہ وہی ممالک اس چیز کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ (شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ) ۲

مزدور اور فرض روزہ:

مزدور کے لئے فرض روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے، اگر اس کو بہت زیادہ مشقت کا سامنا ہو تو ایسی صورت میں وہ روزہ کھول لے اور بعد میں قضا دے، لیکن روزہ توڑنے کے بعد غروب آفتاب تک کچھ نہ کھائے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ روزہ افطار کرے۔ (غروب آفتاب تک شریعت نے کھانے پینے کی ممانعت اس لئے رکھی ہے تاکہ بظاہر اس کا شمار بھی روزے واروں میں ہو سکے)۔ (فتویٰ کمیٹی سعودی عرب) ۳

چرواہوں کے فرض روزے:

چرواہوں کو اگر شدید مشقت کا سامنا ہے تو ایسی صورت میں وہ بقدر ضرورت کھاپی لیں۔ (یعنی روزہ کھول لیں) اور بعد میں قضا دیں لیکن روزہ توڑنے کے بعد مغرب تک پھر کچھ نہ کھائیں (اور سب کے ساتھ روزہ افطار کریں)۔ (فتویٰ کمیٹی سعودی عرب) ۴

۱۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 177، مکتبہ دارالسلام

۲۔ ایضاً

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 196، مکتبہ دارالسلام۔

حجاء کا فرض روزہ:

حجاء اگر مسافر ہے تو جس طرح نماز قصر کرے گا اس طرح روزہ بھی چھوڑ سکتا ہے اور بعد میں قضا دے گا لیکن اگر اس کے ملک پر کسی دشمن نے حملہ کر دیا ہو تو وہ روزہ رکھے گا کیونکہ وہ مقیم ہے لیکن اگر جہاد اور روزہ دونوں کی مشقت نہ سنبھال سکے تو جہاد کرے گا اور روزوں کی قضا بعد میں دے گا۔ (فتویٰ کمیٹی سعودی عرب) ۱

نوٹ: رسول اللہ ﷺ رمضان میں تمام مہینوں سے زیادہ سخاوت (یعنی کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) کرتے تھے لہذا ہمیں بھی رمضان میں کثرت سخاوت کرنی چاہئے۔ ۲

جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں:

جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی انکو پورا کرے گا۔ ۳

ممنوع اور مکروہ روزے:

ایام تشریق:

ایام تشریق میں روزہ رکھنا تمام مسلمانوں کیلئے حرام ہے۔ سوائے اس حاجی کے جس نے حج تمتع کیا ہو اور اس کے پاس قربانی کرنے کی استطاعت نہ ہو (حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں کہ جس میں حاجی حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے حلال ہو جاتا

۱ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 196، مکتبہ دارالسلام۔

۲ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 197، مکتبہ دارالسلام۔

۳ صحیح بخاری، حدیث: 1902، مکتبہ قدوسیہ۔

۴ صحیح بخاری، حدیث: 1952 اور 1953، مکتبہ قدوسیہ۔

ہے اور پھر 8 ذوالحجہ کو حج کا نیا احرام باندھتا ہے)۔

صرف جمعہ کے دن کا روزہ:

صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا سخت منع ہے۔

شک کے دن کا روزہ:

شک کے دن کا روزہ رکھنا حرام ہے، مطلب یہ ہے کہ جب تک چاند نظر نہ آجائے اس وقت تک شک کی بناء پر روزہ نہ رکھا جائے کیونکہ یہ واضح ہونا بہت ضروری ہے کہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا آخری دن۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے پہلے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

صَوْمُ الدَّهْرِ:

صوم الدهر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا) جائز نہیں ہے۔

بیوی کے لیے جائز نہیں...

بیوی کے لیے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی نفلی روزہ رکھے۔ (بیچھے حوالہ گزر چکا ہے)۔

پندرہ (15) شعبان کے بعد:

پندرہ (15) شعبان کے بعد روزے رکھنا منع ہے۔ (جس کا بیان اور حوالہ بیچھے ملاحظہ فرمائیں)۔

استقبال رمضان:

استقبال رمضان کے روزے رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ (اس کا بیان بیچھے

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 1996 تا 1998، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ صحیح بخاری، حدیث: 1994 تا 1998، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ حدیث صحیح و صحیح الہدائی رحمہ اللہ، سنن نسائی، حدیث: 2193، اسلامی کتب خانہ۔

۴۔ صحیح بخاری، حدیث: 1993 تا 1995، مکتبہ قدوسیہ۔

۵۔ صحیح بخاری، حدیث: 1996، مکتبہ قدوسیہ۔

گزر چکا ہے)۔

حاجی کا یوم عرفہ کا روزہ:

حاجی کو یوم عرفہ، نو (9) ذوالحجہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔^۱

صرف عاشورہ کا روزہ:

صرف عاشورہ [یعنی دس (10) محرم] کا روزہ رکھنا بھی منع ہے صحیح یہ ہے کہ یا تو نو (9) محرم یا پھر گیارہ (11) محرم کا روزہ ساتھ ملا کر رکھا جائے تاکہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہو سکے۔^۲

صوم وصال:

صوم وصال رکھنا بھی منع ہے، یعنی بغیر کچھ کھائے چنے مسلسل روزے رکھنا۔^۳

مستحب اور مباح روزے:

صوم داؤد علیہ السلام:

صوم داؤد علیہ السلام (یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا، یہ روزے داؤد علیہ السلام رکھا کرتے تھے)۔^۴

ایام بیض:

ایام بیض کے روزے رکھنا مستحب ہے، (یعنی ہر مہینے کی 13، 14، 15 قمری تاریخ کے حساب سے روزے رکھنا)۔^۵

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 1988 اور 1989، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ صحیح مسلم، حدیث: 2666، نعمانی کتب خانہ۔

۳۔ صحیح بخاری، حدیث: 1967، مکتبہ قدوسیہ۔

۴۔ صحیح بخاری، حدیث: 1978 تا 1980، مکتبہ قدوسیہ۔

۵۔ صحیح بخاری، حدیث: 1981، مکتبہ قدوسیہ۔

ایک۔ (1) تانُو (9) ذُو الْحِجَّهِ:

ایک (1) تانُو (9) ذُو الْحِجَّهِ کے روزے رکھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔^۱

جمعہ کے دن روزہ رکھنا:

جمعہ کے دن کا روزہ اس شرط میں جائز ہے کہ روزہ دار جمعہ کے ساتھ ہفتہ کا روزہ رکھے یا پھر جمعرات کے ساتھ جمعہ کا روزہ رکھے۔^۲

ہفتہ کا روزہ:

ہفتہ کا روزہ صرف اس شرط پر جائز ہے کہ اتوار کے ساتھ ملا کر رکھا جائے۔ ہماری ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتہ اور اتوار کو اکثر اوقات روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ: ”یہ دونوں دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں اور میں ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں“^۳

اسلامی مہینوں کے کوئی بھی تین روزے:

اسلامی مہینوں کے کوئی بھی تین دن کے روزے (قمری تاریخ کے حساب سے) رکھنا بھی مستون ہے۔^۴

یومِ عرفہ کا روزہ:

عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا غیر حاجیوں کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے گزشتہ اور آنے والے سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔^۵

دس (10) محرم الحرام کے روزے کے ساتھ

نو (9) یا گیارہ (11) تاریخ کو ملانا:

دس (10) محرم الحرام [جس کے ساتھ نو (9) یا گیارہ (11) محرم کو ملانا

^۱ حدیث صحیح: ابوداؤد (اروہ)، حدیث: 2437، مکتبہ دارالسلام۔

^۲ صحیح بخاری، حدیث: 1985، مکتبہ قدوسیہ۔

^۳ صحیح مسلم، حدیث: 2748، نعمانی کتب خانہ۔

^۴ صحیح مسلم، حدیث: 2744 اور 2745، نعمانی کتب خانہ۔

^۵ صحیح مسلم، حدیث: 2747، نعمانی کتب خانہ۔

ضروری ہے] کے روزے رکھنے سے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔^۱

رمضان کے بعد سب سے افضل روزے:

رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے مہینے

کے روزے قرار دیے ہیں۔^۲

دو (2) دن روزہ اور ایک (1) دن افطار

یا دو (2) دن افطار اور ایک (1) دن روزہ:

جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تو یہ بھی اچھا عمل ہے اور

اگر کوئی شخص دو دن افطار کرے اور ایک دن روزہ رکھے تو یہ عمل بھی بہت خوب ہے۔^۳

پیر اور جمعرات کے روزے:

ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے روزے رکھنا بھی مستحب ہے کیونکہ ان دنوں

دنوں میں بندے کے اعمال اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے آگے پیش کئے جاتے ہیں۔^۴

شوال کے چھ (6) روزے:

جس شخص نے رمضان کے مکمل روزے رکھے پھر عید کے دوسرے دن

سے شوال کی آخری تاریخ کے مابین کوئی بھی چھ (6) روزے رکھ لے (چھوڑ چھوڑ کر

یا لگاتار) تو اس نے گویا ہمیشہ (عمر بھر) کے روزے رکھے۔^۵

روزے کے معاشرتی فوائد:

(۱) اس سے مسلمانوں میں یہ شعور اجاگر ہوتا ہے کہ وہ سب ایک ہی امت

کے افراد ہیں، ایک ہی وقت میں کھاتے اور ایک ہی وقت میں روزہ

^۱ صحیح مسلم، حدیث: 2747، نعمانی کتب خانہ۔

^۲ صحیح مسلم، حدیث: 2755 اور 2756، مکتبہ نعمانی کتب خانہ۔

^۳ صحیح مسلم، حدیث: 2748، نعمانی کتب خانہ۔

^۴ ترمذی، حدیث: 596، کتاب الصیام، شیخ محمد اقبال کیلانی، مسئلہ: 104 اور مسلم، حدیث: 2747،

نعمانی کتب خانہ۔

^۵ صحیح مسلم، حدیث: 2758، نعمانی کتب خانہ۔

رکھتے ہیں۔

(۲) دولت مند افراد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے فقیروں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(۳) رمضان میں اولاد آدم کو سرکش شیاطین کی خطرناک چالوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے (جس سے نیکیاں کرنا آسان ہوتی ہیں)۔

(۴) تقویٰ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کے افراد میں الفت و محبت اور اخوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں (اشیخ محمد بن صالح العثیمین^۱)

نوٹ: روزہ درحقیقت مسلمان کی ایک ماہ کی ٹریننگ (Training) ہے جس میں اچھی کارکردگی دکھا کر ایک مسلمان سال کے گیارہ (11) مہینے بہترین طریقے سے اپنے آپ کو برائیوں سے دور اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قریب کر سکتا ہے۔

روزہ دار کے کرنے کے کام:

روزہ دار کو روزہ کی حالت میں تمام گناہ کے کاموں سے مکمل طور پر بچنا چاہئے، جیسے: جھوٹ، غیبت، فریب، جلن، حسد، والدین کی نافرمانی، لڑائی جھگڑا، گالیاں، سودی معاملات، زنا، غیر محرم عورتوں کو دیکھنا اور اسکے برعکس، سگریٹ، مادہ، انٹرنیٹ کا غلط استعمال وغیرہ وغیرہ اور ہر نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے اور اچھائی کے کاموں میں سب سے سبقت لے جانی چاہئے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔ الخ

^۱ فتاویٰ اسلامیہ، ج: 2، ص: 169، مکتبہ دارالسلام۔

ع: سورہ بقرہ (2)، آیت نمبر: 148

ترجمہ: ”تم سب خیرات (یعنی نیکی) کے کاموں میں (ایک دوسرے سے) سبقت لے جاؤ۔“

جیسے تلاوت قرآن، ذکر و اذکار، دروس کا سننا، لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، صلوة التراويح کا خصوصی اہتمام کرنا، اسلام کے مطابق زندگی اور ایمان کی موت کی دعا اور دیگر دعائیں کرنا، افطاری کروانا، اپنا حلال مال کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، اعکاف کرنا، لیلۃ القدر کے حصول کیلئے رات بھر جاگ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرنا، لوگوں کی مدد اور ان کیلئے آسانیاں کرنا وغیرہ وغیرہ۔

روزے کے انسانی جسم پر مفید اثرات

کیونکہ فرض عبادت کسی قسم کی اضافی معلومات کی محتاج نہیں ہوتی لیکن روزوں کے طبی فوائد اور انسانی جسم پر اس کے مفید اثرات بتانے کا اہم مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اللہ رب العالمین اپنے بندوں سے کتنی محبت کرتا ہے کہ جو چیزیں اس نے اپنے بندوں پر فرض کر دی ہیں ان چیزوں میں انسانوں کیلئے ہر زاویے سے بہتری اور بھلائی ہے۔

روزہ بذات خود کئی بیماریوں کا موثر علاج ہے جن میں سے چند ایک کا مختصر بیان درج ذیل ہے:

روزہ رکھنے سے دمہ کے مرض میں کمی:

Fasting And Asthma

دمہ (Asthma) الرجی کی ایک ایسی کیفیت ہے کہ جب کوئی خراش دار مادہ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں میں پہنچتا ہے تو یہ نالیاں سوج جاتی ہیں اس میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے اور سانس کی نالیاں اتنی تنگ ہو جاتی ہیں کہ جس سے سانس لینا

دشوار اور ایک مہلک امر بن جاتا ہے۔ سانس لینے کے دوران بلغم خرخراہٹ پیدا کرتا ہے جس سے مریض کو سانس لینے میں نہایت دشواری ہوتی ہے اور وہ ہانپنے لگتا ہے اور اسکو یار بار سانس پھولنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ دمہ کا مریض کھانے پینے کے اوقات اور دیگر احوال کے نظم و ضبط کا متنبی ہوتا ہے جو اس مریض کو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے روزوں سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے مرض میں کافی حد تک کمی آتی ہے۔

روزہ اور خون کا دوران:

Fasting And Blood Circulation

روزہ رکھنے سے خون کے دورانیہ میں بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خون کی نالیوں میں فاضل مادوں کی تہہ جم جاتی ہے اور روزے کی حالت میں یہ مادے تحلیل ہو کر نالیوں کو صاف کر دیتے ہیں جس کے باعث شریانوں میں جمنے والی اشیاء جم نہیں پاتیں اور شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

روزہ اور ہائی بلڈ پریشر:

Fasting And High Blood Pressure

بیشمار بیرون ممالک میں یہ تحقیق کی جا چکی ہے کہ مسلسل روزے رکھنے سے ہائی بلڈ پریشر High Blood Pressure میں کمی واقع ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ اچھے رہن سہن، تفکرات اور ذہنی دباؤ میں کمی سے (HBP) کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور روزہ رکھنے سے انسان کو قلبی اور روحانی سکون ملتا ہے اور روزہ کی حالت میں وہ ہر قسم کے نشے اور بدعادت سے بچا رہتا ہے۔ اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ روزہ (HBP) سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہے

روزہ اور نظام انہضام (باضمہ):

Fasting And Digestive System

روزہ رکھنے سے سب سے زیادہ نظام انہضام میں اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں، نظام انہضام انسانی توانائی کا تیس (30) فیصد حصہ استعمال کرتا ہے۔ اگر نظام انہضام کو مخصوص مدت تک مکمل طور پر آرام کا موقع فراہم کیا جائے تو جسم سے زہریلے مادے خارج ہونے میں مدد ملتی ہے اور جسم مکمل تندرست اور توانا ہو جاتا ہے۔ اس طرح تیس (30) دن کے روزے انسان کے نظام انہضام کو بہترین بنا دیتے ہیں۔

روزہ اور جگر:

Fasting And Liver

تیس (30) دن کے روزوں کے ذریعے جگر کے تمام افعال کی تجدید ہو جاتی ہے، جس سے اسکی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ آج کل کے دور میں جگر سب سے زیادہ متاثر ہونے والا عضو ہے۔ روزہ میں جگر کو دس (10) سے بارہ (12) گھنٹے آرام کرنے کا موقع مل جاتا ہے جو عام دنوں میں ممکن نہیں اور سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ سال میں کم از کم ایک مہینے (One Month) جگر کو آرام ملنا ضروری ہے جسے ایک مہینے کے روزے ہی پورا کر سکتے ہیں۔ (الحمد للہ)

روزہ اور کولسٹرول (خون کی چکنائیاں):

Fasting And Colestrol

خون کی چکنائیاں دل کے امراض کا سبب بنتی ہیں۔ رمضان کے روزے رکھنے سے تمام مضر چکنائیوں میں آٹھ (8) فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ لہذا رمضان کے روزوں سے کولسٹرول میں حیرت انگیز کمی واقع ہوتی ہے۔

روزہ اور یورک ایسڈ:

Fasting And Uric Acid

روزہ سے بلڈ یوریا اور یورک ایسڈ نارمل مقدار میں آجاتے ہیں۔ روزہ کے ذریعے ان دونوں چیزوں کی زیادتی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ خون میں یورک ایسڈ Uric Acid بڑھنے کی وجہ سے وزن میں زیادتی ہوتی ہے۔ روزوں سے وزن میں کمی ہوتی ہے اور یورک ایسڈ میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ یورک ایسڈ کی وجہ سے جوڑوں میں درد کے مسائل بھی روزے رکھنے سے حل ہو جاتے ہیں۔

ہم روزے رکھنے سے مٹاپے کو کنٹرول کیسے کر سکتے ہیں؟

کیونکہ روزے سے جسم میں چربی کی مقدار کم ہوتی ہے، لہذا موٹاپا بھی کم ہونے لگتا ہے۔ اور روزہ سے جسم (Metabolic Adoption) یعنی کم خوراک میں زندہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ زیادہ روغنی اور چربییلی غذاؤں سے افطار اور سحری کرتے سے رمضان میں وزن کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو جاتا ہے اور انسان موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے۔

نوٹ: ایک اور اضافی بات یہ ہے کہ افطاری کرتے وقت اگر میسر ہو تو سب سے پہلے کھجور کھائیں، دودھ کا شربت پیئیں اور پھر فروٹ چاٹ (Fruit Salad) کھائیں تاکہ انسانی جسم میں غذائیت کی فراوانی ہو اور پھر بہت کم مقدار میں تلی ہوئی چیزیں بھی لے لی جائیں تو کوئی حرج نہیں بس خیال اس بات کا رکھا جائے کہ ہم جو چیز بھی کھائیں اس کو ہضم کر لیں اور اس کا بہترین ذریعہ باجماعت نمازوں کی ادائیگی اور واکنگ ہے اور کھانا جب کھائیں جب شدید بھوک محسوس ہو کیونکہ ہر وقت کھانا بھی صحت کیلئے مضر ثابت ہو سکتا ہے (مزید معلومات کے لیے ماہرین اور قابل ڈاکٹروں سے رجوع کریں)۔

صلوٰۃ التراويح 8 رکعات یا 20 رکعات

ویسے اس مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لیے بخاری شریف کی چند احادیث ہی کافی ہیں لیکن تفہیم کے لیے تشریح بھی نہایت ضروری امر ہے لہذا نیچے تشریح بھی دی جا رہی ہے:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری (بخاری شریف کی سب سے بہترین شرح) میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: تراویح ”ترویج“ کی جمع ہے جو ”راحت“ سے مشتق ہے، جسے تسلیمہ، سلام سے مشتق ہے۔ رمضان کی راتوں میں جماعت سے نفل نماز پڑھنے کو تراویح کہا گیا، اس لئے کہ وہ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) شروع کی ہر دو (2) رکعتوں کے درمیان تھوڑا سا آرام کیا کرتے تھے۔

○ اس کی فضیلت کے حوالے سے صحیح بخاری میں آتا ہے کہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ علیہ السلام رمضان کے فضائل بیان فرما رہے تھے کہ ”جو شخص بھی اس میں ایمان اور بہت اجر و ثواب کے ساتھ (رات میں) نماز کیلئے کھڑا ہو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

صحیح بخاری مع شرح مولانا محمد داؤد دراز، ص: 240، مکتبہ قدوسیہ۔
صحیح بخاری، حدیث: 2008، مکتبہ قدوسیہ۔

○ اس کے بعد بخاری شریف میں جو حدیث ہے وہ کچھ یوں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کی راتوں میں نماز تراویح پڑھی، ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ، اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی اور لوگوں کا یہی حال رہا الگ الگ، اکیلے اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے، اس کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی ایسا ہی رہا۔

○ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی:

عبدالرحمن بن عبدالقاری رحمہما اللہ نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، اور کچھ کسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ اگر میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ اچھا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے یہی ٹھان کر اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام بنا دیا۔ پھر ایک رات جو میں ان کے ساتھ لکھا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”یہ نیا طریقہ بہتر اور مناسب ہے“ [حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ کا قول (بَعْدَ الْبِدْعَةِ هَذِهِ) سے مراد بدعت حسنہ نہیں تھی بلکہ مراد یہ تھی کہ باجماعت نماز تراویح ادا کرنے کا یہ طریقہ پہلے اس طرح نہ تھا جو ہم نے شروع کیا ہے وگرنہ نبی علیہ السلام نے پہلے ہی اس کی شروعات کر دی تھی جب آپ ﷺ نے مسلسل تین راتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باجماعت قیام کروایا تھا۔ (مکمل حدیث آگے آرہی ہے) اور آپ ﷺ کی موبہودوں میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت بھی کروائی تھی۔] اور رات کا وہ

جحد حدیث صحیح: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2009، مکتبہ دارالسلام۔
جحد حدیث حسن: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 1377، اسنادہ حسن: حدیث: 1374، مکتبہ دارالسلام۔

حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں اس حصہ سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں، آپ ﷺ کی مرادرات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ نماز رات کے شروع ہی میں (یعنی اول وقت میں) پڑھ لیتے تھے۔^۱

نوٹ: یاد رہے کہ مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کے ایک صحیح اثر کے مطابق عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو گیارہ (11) رکعات پڑھانے کا حکم دیا تھا جسے دو قرب الفجر تک پڑھاتے۔^۲

○ اب جو حدیث آ رہی ہے (جس کی تشریح اس سے اگلی حدیث ہے) اس میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے کہ: ”نبی ﷺ نے ایک بار نماز (تراویح) پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔“^۳

○ صحیح بخاری میں پھر یہ حدیث آئی ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں مسجد تشریف لے گئے، اور وہاں تراویح کی نماز پڑھی کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچہ کیا۔ چنانچہ دوسری رات میں لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اور زیادہ چرچہ ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے آپ ﷺ نے اس رات بھی نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء کی، چوتھی رات کو یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لیے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی (لیکن اس رات آپ ﷺ برآمد نہیں ہوئے) بلکہ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر شہادت کے بعد فرمایا **أَمَّا بَعْدُ!** تمہارے یہاں جمع ہونے کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس

۱ صحیح بخاری، حدیث: 2010، مکتبہ قدوسیہ۔

۲ مؤطا، کتاب الصلوة فی رمضان، حدیث: 245، نعمانی کتب خانہ۔

۳ صحیح بخاری، حدیث: 2011، مکتبہ قدوسیہ۔

(بات) کا ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ، چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو یہی کیفیت قائم رہی۔^۱

اس باب کی آخری حدیث:

ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ (تراویح یا تہجد کی نماز) کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ ﷺ گیارہ (11) رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ ﷺ پہلی چار (4) رکعات پڑھتے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، پھر چار (4) رکعات پڑھتے ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخری میں تین (3) رکعت وتر پڑھتے تھے۔ میں نے ایک بار پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔^۲

امام الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں اس بارے میں پہلے نماز تراویح کی فضیلت سے متعلق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت لائے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت کے ساتھ ابن شہاب رحمہ اللہ کی تشریح لائے جس میں اس نماز کا باجماعت ادا کیا جانا اور اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ کا اقدام مذکور ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے یہ ثابت کیا کہ نبی ﷺ نے خود اس نماز کو تین راتوں تک باجماعت ادا فرمایا کہ اس امت کے لیے مستون قرار دیا اس کے بعد اس کی تعداد کے بارے میں خود عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک سے یہ نقل فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں اس نماز کو گیارہ (11)

^۱ صحیح بخاری، حدیث: 2012، مکتبہ قدوسیہ۔
^۲ صحیح بخاری، حدیث: 2013، مکتبہ قدوسیہ۔

رکعات کی تعداد میں پڑھا کرتے تھے، رمضان میں یہی نماز ”تراویح“ کے نام سے موسوم ہوئی اور غیر رمضان میں ”تہجد“ کے نام سے [قیام اللیل بھی ایسی نماز کا تیسرا (3rd) نام ہے] اس میں آٹھ (8) رکعت سنت اور تین (3) وتر یعنی اس طرح کل گیارہ (11) رکعتیں ہوا کرتی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک سے یہ ایسی قطعی وضاحت ہے جس کی کوئی بھی تاویل یا تردید نہیں کی جاسکتی۔

رعی بات اس حدیث کی جس میں یوں آتا ہے کہ:

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ رمضان میں جماعت کے بغیر بیس (20) رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث میں راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان عسی کوئی تھا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ لہذا یہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مقابلہ پر ہرگز قابل حجت نہیں ہے۔^۱

اس حدیث کے حوالے سے معروف علماء کی آراء:

مذکورہ بالا حدیث کی تصحیف کے حوالے سے ”علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ“ (نصب الراية، ص 493) میں لکھتے ہیں، ابو شیبہ کی وجہ سے یہ حدیث معلول ضعیف ہے اور اس حدیث کے ضعف پر تمام محدثین اکرام کا اتفاق ہے اور ابن عدی نے اسے لین کہا ہے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو صحیح ہے، اس کے بھی خلاف ہے لہذا یہ حدیث قابل قبول نہیں ہے۔

○ ”علامہ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ فتح القدر جلد اول، ص: 333، طبع مصر پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

○ ”علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ“ نے عمدہ القاری طبع مصر، ص: 359، جلد 5 پر بھی یہی لکھا ہے۔

^۱ حدیث ضعیف: سنن کبریٰ بیہقی، ج: 2، ص: 496

○ ”علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ“ نے بھی اپنی شرح ترمذی ص: 423، جلد 1 میں یہی لکھا ہے اس لئے ”مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ترجمہ: نبی ﷺ سے تراویح کی آٹھ (8) ہی رکعات صحیح سند سے ثابت ہیں بیس (20) رکعات والی روایت کی سند ”ضعیف“ ہے جس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے۔

○ اوجذ المسالك، جلد 1، ص: 397، میں مولانا ذکریا کاندھلوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تراویح کی بیس (20) رکعات کی تحدید و تعیین نبی کریم ﷺ سے اصول محدثین کے طریق پر ثابت نہیں ہے اور جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیس (20) رکعات کے متعلق مروی ہے وہ باصول محدثین ”مجروح“ اور ”ضعیف“ ہے۔^۱

مذکورہ بالا تمام اقوال علماء اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں آٹھ (8) رکعات تراویح اور تین (3) وتر پڑھا کرتے تھے اور بیس (20) رکعات والی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ضعیف ہے۔ لہذا صحیح یہی ہے کہ نماز تراویح صرف گیارہ (11) رکعات مع وتر ہیں (یعنی 8 سنت 3 وتر)۔

اب اگر کوئی صحیح بخاری کی یہ حدیث پیش کرے کہ جس میں نبی ﷺ کا فرمان ہے: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْبَةً لَهُ مَا قَدَّ صَلَّى^۲

ترجمہ: ”رات کی نماز دو (2، 2) دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔“

^۱ صحیح بخاری مع تخریج الشیخ مولانا محمد داؤد و داؤد رحمہ اللہ، ج: 3، ص: 242 اور 243، مکتبہ قدوسیہ۔
^۲ صحیح بخاری، حدیث: 990، مکتبہ قدوسیہ۔

اس حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ رات کی نماز دو دو (2,2) رکعتیں کر کے پڑھنی چاہئیں اور دوسرا یہ کہ وتر کی نماز ایک (1) رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہے لیکن اس حدیث میں تعدد رکعت نہیں ہے کہ کتنی رکعات پڑھنی چاہئیں۔ 12, 8, 6, 4, 2, 14, 20, 36, 22, 20, 16... یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ اس حدیث سے 36, 40 رکعات نماز کا استدلال لیتے ہیں۔

لیکن اگر ہم غور کریں تو ایک حدیث ایسی ہے جو ہمیں شنی شنی (دو دو) رکعات کی تعداد بتلا رہی ہے اور وہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس میں انہوں نے فرمایا: ترجمہ: "رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ رسول اللہ ﷺ 11 رکعات (8 سنت 3 وتر) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔"

معلوم ہوا کہ تمام رمضان رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز گیارہ (11) رکعات سے زیادہ نہیں ہوتی تھی اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اصول تو یہ ہے کہ قولی حدیث اور فعلی حدیث دونوں میں بظاہر اختلاف (تضاد) ہو جائے تو قولی حدیث کو مقدم رکھا جائے گا تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ ان دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف (تضاد) نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں رات کی نماز کی عمومی تعداد یعنی دو دو رکعات بتلائی گئی ہیں اور دوسری حدیث میں خصوصی تعداد گیارہ (11) بتائی گئی ہے۔

$$11 \text{ (رکعات)} = \underbrace{3}_{\text{وتر}} + \underbrace{2+2}_{\text{4 سنت}} + \underbrace{2+2}_{\text{4 سنت}}$$

یا

$$11 \text{ (رکعات)} = \underbrace{1+2}_{\text{3 وتر}} + \underbrace{2+2}_{\text{4 سنت}} + \underbrace{2+2}_{\text{4 سنت}}$$

○ جابر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے رمضان

میں آٹھ (8) رکعات اور ایک (1) رکعت وتر بھی پڑھایا ہے۔^۱

$$9 = 1 + 2 + 2 + 2 + 2 \text{ (رکعات)}$$

4 سنت 4 سنت وتر

○ حدیث کے الفاظ ہیں کہ ”فَإِنَّا خَشِيَ أَحَدَكُمْ الصُّبْحَ“

ترجمہ: ”پھر جب تم میں سے کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے۔“

یاد رہے کہ وقت کے حوالے سے ”ڈرنے“ کی اصطلاح عمومی طور پر وقت

کی کمی کیلئے استعمال ہوتی ہے نہ کہ زیادتی کے لیے اور کم وقت میں کم رکعات پڑھنی

بھی ممکن ہو سکتی ہیں نہ کہ زیادہ مثلاً اگر کوئی شخص طلوع فجر سے آدھے گھنٹے پہلے اٹھا

اور اس نے دو (2) رکعات ادا کر لیں اور پھر اس کو صبح ہونے کا خدشہ ہوا تو فوراً اس

نے ایک (1) رکعت وتر کی پڑھ لیا جیسے: 2 (سنت) + 1 (وتر) = 3 (رکعات)

اور اگر کوئی شخص رات کو 20, 30, 40 رکعات پڑھ لے اور پھر طلوع

فجر کا وقت ہو رہا ہو تو اس کے لیے ”ڈرنے“ کا لفظ استعمال کرنا بالکل مناسب نہیں

ہوگا اور نص حدیث بھی کچھ اس طرح ہوتا: فَإِنَّا قَرَّبَ الصُّبْحَ (ترجمہ) پھر اگر صبح

قریب ہو جائے [تو ایک (1) وتر پڑھ لیا کرو] یہاں پر پڑھنے والے کو وقت کی کمی

کے حوالے سے کوئی گھبراہٹ نہیں ہے کیونکہ اس نے لاتعداد رکعات پڑھ لی ہیں

اب اسے صرف ایک وتر ہی پڑھنا ہے اور گھبراہٹ تو اس وقت ہوتی ہے جب وقت

کم رہ جائے اور نمازی نے رکعات بھی کم ادا کی ہوں۔

○ سب سے آخر میں یہ کہ اگر شمی شمی (دو دو) والی حدیث سے تعداد رکعات

مراولے بھی لی جائے اور یہ کہا جائے کہ نبی ﷺ نے یہ اس لئے بیان کیا

تاکہ امتیوں کے اجر میں خوب سے خوب تر اضافہ ہو جائے یا کوئی یہ کہے

۱ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے البیان ج: 2، ص 311 میں اس کی سند کو ”وسط“ کہا ہے، یہ روایت صحیح

ابن حبان اور صحیح ابن خذیمہ میں بھی موجود ہے، ابوداؤد (اردو)، ج: 2، ص: 106، مکتبہ دارالاسلام۔

کہ یہ گیارہ (11) رکعات آپ ﷺ کے لیے خاص تھیں اور لا تعداد رکعات ہمارے لئے عام تو کیا ہم امام الانبیاء، افضل المخلوق، خلیل اللہ، اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ گمان کر سکتے ہیں کہ وہ خیر میں ہم سے پیچھے رہ گئے؟ امتیوں کو تو لا تعداد رکعت پڑھنے کیلئے کہہ گئے اور خود گیارہ (11) رکعات پر ہی عمل کرتے رہے... ایسا ناممکن ہے!

○ یاد رہے کہ کچھ صحابہ نے بھی آپ ﷺ نے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کی تھی تو نبی ﷺ نے اس پر ان کی فوراً اصلاح کی، حدیث کچھ اس طرح سے ہے۔

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی بیویوں رضی اللہ عنہن سے آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا یعنی جو عبادت آپ ﷺ گھر میں کرتے تھے اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہیں کھاؤں گا، کسی نے کہا میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤں گا، سو آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور ثناء کی یعنی خطبہ پڑھا اور فرمایا: ”کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں (یعنی رات کو) اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میرے طریقے سے بے رغبتی کرے، وہ میری امت میں سے نہیں۔“

○ لہذا یاد رہے کہ بہترین عمل بھی وہی عمل ہے جو نبی ﷺ کا عمل ہو کیونکہ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی فلاح اور کامیابی ہے۔ اور اس مسئلہ میں راجح یہی ہے کہ رات کی نماز تعداد کے حوالے سے رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ (11) رکعات ہیں (8 سنت اور 3 وتر یا 10 سنت اور 1 وتر اور حدیث کے

۱۔ صحیح مسلم، حدیث: 3403، نعمانی کتب خانہ۔

مطابق تمام سنتیں شیخی شیخی، وہ دو (2،2) رکعات کر کے ہی پڑھی جائیں گی۔
نوٹ 1: یاد رہے کہ بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ: ”عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی ﷺ رات میں تیرہ (13) رکعات پڑھتے، وتر اور فجر کی دو (2) رکعات سنتیں اسی میں ہوتیں۔^۱
 [11] (تہجد/ تراویح) + 2 (فجر کی سنتیں) = 13 (رکعات)

نوٹ 2: ہمارے معاشرے میں 3، 5، 7، 9، 10... روزہ صلوٰۃ التراویح کا انعقاد زور بکڑ چکا ہے اور بہت سے لوگ گاڑن، لان، پارک حتیٰ کہ اپنے گھروں میں صلوٰۃ التراویح کا انتظام زور و شور سے کرتے ہیں۔ اس مسئلے پر اگر غور کیا جائے اور پچھلی تمام احادیث پر ایک نظر ڈالی جائے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ التراویح صرف اور صرف مسجد میں ادا کی حالانکہ آپ کا گھر مسجد سے متصل تھا لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے اپنی عام عادت کے برعکس رات کی نماز (صلوٰۃ التراویح) صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد میں ہی پڑھائی، معلوم ہوا کہ پارک، لان، گھر میں صلوٰۃ التراویح پڑھنا اور پڑھانا سنت سے ثابت نہیں ہے، اس طرح نماز تو ہو جائے گی لیکن مسجد میں جماعت کے ساتھ صلوٰۃ التراویح پڑھنے کا اجر و ثواب نہیں مل سکے گا، لہذا مساجد میں ہی جماعت کے ساتھ صلوٰۃ التراویح ادا کرنی چاہیے۔

○ ان قراء حضرات سے بھی خصوصی گزارش ہے کہ اللہ کے لیے قرآن کی بے حرمتی نہ کریں قرآن کو آہستہ آہستہ پڑھیں، اتنی جلدی نہ پڑھیں کہ پورے قرآن میں صرف **يَعْلَمُونَ** اور **تَعْلَمُونَ** ہی سمجھ میں آئے، قرآن کو تیز تیز پڑھنا ہمارے نبی کریم ﷺ کی صریح مخالفت اور اللہ کے کلام کی توہین

^۱ بخاری، حدیث: 1140، مکتبہ قدوسیہ۔

ہے۔ تکمیل قرآن کی خاطر قرآن کی دھجیاں نہ بکھیریں کیونکہ صلوٰۃ التراويح میں تکمیل القرآن اسلامی معاشرے کا ایک حصہ بن چکا ہے وگرنہ اس کی کوئی صحیح نقلی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی فرض یا واجب عمل ہے۔ دلیل ہے تو اس بات کی ضرور ہے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا: وَذَرِّ الْقُرْآنَ يُرْتَدِّدُكَ اللَّهُ تَرْجِمَةً: ”اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کرو۔“ چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی پوری زندگی قرآن کو ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ اللہ رب العزت نے مزید فرمایا کہ: فَاقْرَأْهُ وَمَا تَسْمَعُ مِنَ الْقُرْآنِ تَرْجِمَةً: ”لہذا پڑھو قرآن میں سے جو آسان ہو۔“

○ نوجوانوں سے بھی خصوصی التماس ہے کہ وہ صلوٰۃ التراويح کی مکمل طور سے ادا لگی کریں اور چھوٹی چھوٹی جماعتیں بنا کر پچھلی صفوں میں شور و غل، تفریح، اور فضول باتوں سے پرہیز کریں اور اپنی وجہ سے دوسروں کی تراویح میں خلل کا باعث نہ بنیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ: تَرْجِمَةً: ”جو شخص امام کے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ قیام کرتا ہے، اس کے لیے اللہ پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیتا ہے۔“^۱

اور حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ^۲

ترجمہ: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام (جیسے صلوٰۃ التراويح کی ادا لگی) کی اس کے پچھلے گناہ بخش دیے گئے۔“

۱۔ سورہ مزمل (73)، آیت نمبر: 4

۲۔ سورہ مزمل (73)، آیت نمبر: 20

۳۔ اسنادہ صحیح: ابوداؤد (اروہ)، حدیث: 1375، مکتبہ دار السلام۔

۴۔ صحیح بخاری، حدیث: 37، مکتبہ قدوسیہ۔

لیلۃ القدر کا بیان

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قرآن میں فرمان ہے کہ:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَّمَ ۗ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۙ

ترجمہ: ”یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے خیر والی (یعنی بہتر) ہے۔ اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے (اور) فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔“

حدیث میں آتا ہے کہ: مَنْ يَقْرَأَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۙ

ترجمہ: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام (اور عبادت) کی اس کے پچھلے گناہ بخش دیے گئے۔“

۱۔ سورۃ القدر (کمل سورۃ)

۲۔ صحیح بخاری، حدیث: 35، مکتبہ قدوسیہ۔

رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلة القدر کا ہوتا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔“^۱

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شب قدر کو خوابوں میں دیکھنا:

آپ ﷺ کے چند اصحاب کو شب قدر، خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی وقت کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرے۔“^۲

آپ ﷺ کو لیلة القدر بتلائی گئی تھی مگر....:

رسول اللہ ﷺ کو لیلة القدر کی تاریخ بتلائی گئی تھی لیکن دو (2) صحابیوں کے لڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کو بھلا دی گئی۔^۳

شب قدر کی چند علامات:

(۱) آپ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: ”میں نے (خواب میں) دیکھا اپنے آپ کو

دیکھا کہ میں اس رات کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔“ پھر اس رات آسمان

۱ صحیح بخاری، حدیث: 2017، مکتبہ قدوس (یہ مضمون بخاری شریف کی حدیث، 2022، 2023، 2020، 2021 میں بھی موجود ہے)۔

۲ صحیح بخاری، حدیث: 2015، مکتبہ قدوس۔

۳ صحیح بخاری، حدیث: 2023، مکتبہ قدوس۔

برابر ہوا اور بارش برسی۔^۱

(۲) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کی نشانی یہ ہے کہ اس کی

صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔^۲

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، ترجمہ: ”تم میں سے کون اسے (لَيْلَةُ الْقَدْرِ) کو یاد

رکھتا ہے (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جسے طشت (یعنی

بڑے تھال) کا ایک ٹکڑا۔“^۳

اس رات کی تاریخ کے حوالے سے مختلف روایات:

☆ ایک روایت کے مطابق یہ اکیسویں (21st) رات ہے۔^۴

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے مطابق یہ تیسواں (23rd) رات ہے۔^۵

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کے مطابق یہ پچیسویں (25th) رات ہے۔^۶

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت کے مطابق ستاکیسویں (27th) رات کو لیلۃ

القدر کا ہونا۔^۷

○ اس رات کے بارے میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو حافظ ابن حجر

عسقلانی رحمہ اللہ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور (146) کی تعداد تک

پہنچایا ہے، آخر میں آپ نے اپنا فاضلانہ فیصلہ ان الفاظوں میں دیا ہے۔

۱ صحیح بخاری، حدیث: 2018، مکتبہ قدوسیہ۔

۲ صحیح مسلم، حدیث: 1785، نعمانی کتب خانہ۔

۳ صحیح مسلم، حدیث: 2779، نعمانی کتب خانہ۔

۴ سورة القدر (مکمل سورۃ)

۵ صحیح بخاری، حدیث: 2017، مکتبہ قدوسیہ۔

۶ صحیح بخاری، حدیث: 2015، مکتبہ قدوسیہ۔

۷ بخاری، حدیث: 2023، مکتبہ قدوسیہ۔

ترجمہ: ”ان سب میں ترجیح اس قول کو حاصل ہے کہ یہ مبارک رات (یعنی لیلة القدر) رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اور یہ ہر سال منتقل ہوتی رہی ہے۔“

لیلة القدر میں پڑھنے کی دعا:

حضرت علیؓ عائشہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میں لیلة القدر میں کیا دعا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے بتلایا یہ دعا کثرت سے پڑھا کرو:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ۝

ترجمہ: ”یا اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے۔“

لیلة القدر میں ہونے والی بدعات:

لیلة القدر کے حوالے سے ہمارے معاشرے میں بے شمار بدعات شروع ہو چکی ہیں جن میں:

..... اجتماعی طور پر مسجد کی بتیاں بجھا کر دعائیں کرنا۔

..... اجتماعی طور پر مختلف قسم کے مخصوص ورد کرنا۔

..... اجتماعی طور پر مخصوص نمازیں پڑھنا وغیرہ، بالکل غلط اور خلاف سنت اعمال ہیں۔

نوٹ: ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی ہے جس کا لحاظ نہ عام طبقہ کر رہا ہے اور نہ خاص کا اس طرف کوئی خصوصی دھیان ہے، لوگ آخری عشرے میں رات دیر تک جانے کے لیے مسجدوں میں علماء کو مدعو کرتے ہیں اور وہ مقدس

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 2018، مکتبہ قدوسیہ۔
 ۲۔ صحیح مسلم، حدیث: 1785، نعمانی کتب خانہ۔

راتوں کی تلاش کو چھوڑ کر وعظ و نصیحت میں لگ جاتے ہیں جبکہ یہ دنیا کے سب سے بڑے خطیب اور واعظ رسول اللہ ﷺ کی صریح مخالفت اور خلاف ورزی ہے کیونکہ ”لیلة القدر“ میں صرف ”انفرادی“ عبادت ہی مسنون ہے ہاں ایک عمل کی صراحت احادیث سے ہمیں ملتی ہے اور وہ ”قیام اللیل“ ہے لیکن وعظ و نصیحت اور درس و دروس کو قیام اللیل پر قیاس کرنا غیر مناسب عمل ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ترجمہ: ”نبی ﷺ آخری عشرہ میں اتنی محنت کرتے تھے کہ جتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے تھے۔“^۱

لیلة القدر میں سنت کے مطابق عبادت کرنے کا طریقہ:

- ☆ گیارہ (11) رکعات نوافل کی اور نیکی (جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی مسنون عمل ہے اور انفرادی طور پر بھی جائز ہے۔
- ☆ لیلة القدر کی خاص دعا (جو پیچھے گذر چکی ہے) کثرت سے پڑھنا اور سبحانہ و تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا۔
- ☆ تلاوت قرآن کرنا۔
- ☆ تکبیرات، تجمیدات، تحلیلات اور تسبیحات کرنا۔
- ☆ خلوص نیت کے ساتھ دعا خیر کرنا۔

نوٹ: یہ تمام اعمال صالح اور بھی آسان اس طرح ہو سکتے ہیں کہ جب ہم رات کے اوقات کو عبادت کے حساب سے تقسیم کر لیں تاکہ صرف ایک ہی عبادت سے دل تنگ نہ ہو جائے اور بوجھ بھی محسوس نہ ہو۔

۱ صحیح مسلم، حدیث: 2788، نعمانی کتب خانہ۔

اعتکاف کے مسائل

شرعی تعریف: ”اللہ عزوجل کا تقرب حاصل کرنے کیلئے برائے عبادت مسجد میں رہنا اعتکاف کہلاتا ہے“^۱

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَعَهَدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ^۲

ترجمہ: ”ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھو“ اور فرمایا!

وَلَا تَبْشُرُوا هُنَّ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ^۳

ترجمہ: ”اور عورتوں سے مباشرت نہ کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف (کی حالت) میں ہو۔“

مذکورہ بالا آیت میں ”مساجد“ کا لفظ اپنے عموم پر ہونے کی وجہ سے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اعتکاف کسی مسجد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ابتدائی عمل:

شروع میں رسول اللہ ﷺ رمضان کے دوسرے عشرے میں اعتکاف کرتے اور اکیسویں (21st) شب گزارنے کے بعد صبح گھر واپس چلے جاتے لیکن جب آپ ﷺ کو ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ“ کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ آخری عشرہ میں آتی ہے تو

۱۔ منہاج المسلم (اردو)، بیچ ابو بکر جابر امجد ازری حفظہ اللہ، ص: 446، مکتبہ دارالسلام۔

۲۔ سورۃ البقرۃ (2)، آیت نمبر: 125

۳۔ سورۃ البقرۃ (2)، آیت نمبر: 187

آپ نے تمام صحابہ جنی اللہ علیہم (جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا) سے فرمایا کہ وہ آخری عشرہ کا بھی اعتکاف کریں اور ”لیلۃ القدر“ کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کریں۔^۱

رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل:

نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے ایک سال آپ ﷺ سفر کے سبب اعتکاف میں نہ بیٹھ سکے تو اگلے سال آپ ﷺ نے بیس (20) رات تک اعتکاف فرمایا تھا۔^۲

اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہم کا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسلسل اعتکاف کرنا: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف کرتی رہیں۔^۳

عورتوں کو صرف مساجد میں اعتکاف کرنا چاہئے:

عورتوں کا گھروں میں اعتکاف کرنا درست نہیں ہے، انہیں بھی مردوں کی طرح مساجد میں باپردہ ماحول میں اعتکاف کرنا چاہئے، کیونکہ نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب مسجد میں (اپنے لئے) خیمہ لگوایا تو ساتھ ہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنا خیمہ لگوایا اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے مسجد میں خیمے

۱ صحیح بخاری، حدیث: 2027، مکتبہ قدوسیہ۔

۲ اسناد صحیح: ابوداؤد (اردو)، حدیث: 2463، مکتبہ دارالسلام۔

۳ صحیح بخاری، حدیث: 2026، مکتبہ قدوسیہ۔

لگوائے، آپ ﷺ نے نماز فجر کے بعد خیموں کو دیکھا تو فرمایا: ترجمہ: ”یہ کیا ہے؟“
 بھلا یہ نیکی کا قصد کر رہی ہیں“ (کیونکہ ان کے اس فعل میں رشک کا پہلے غالب تھا)
 لہذا نبی ﷺ نے اپنا خیمہ اور دیگر خیمے اترا دیئے اور بعد میں شوال کی دس تاریخ
 تک اعتکاف کیا۔^۱

اعتکاف کا آغاز کب سے کرنا چاہئے؟

احادیث میں اس کی کی صراحت نہیں ہے لیکن ایک حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا
 کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر
 اعتکاف کے حجرے میں داخل ہو جاتے۔^۲ اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ
 رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔^۳ ان دونوں حدیثوں پر عمل
 کرنے کے حوالے سے علماء کرام رحمہم اللہ نے یہ حل بیان کیا ہے کہ معتکف بیس
 (20) رمضان کو مسجد میں داخل ہو، پوری رات مسجد میں گزارے اور فجر کی نماز کے
 بعد اپنے حجرہ میں داخل ہوتا کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو سکے۔

ایک رات کا اعتکاف بھی جائز ہے

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ
 نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا:
 اپنی نذر پوری کر۔^۴

○ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص دس (10) دن کا اعتکاف نہیں کر سکتا

^۱ بخاری حدیث: 2785، مکتبہ قدوسیہ۔

^۲ صحیح مسلم، حدیث: 2785، مکتبہ قدوسیہ۔

^۳ صحیح بخاری، حدیث: 2025، مکتبہ قدوسیہ۔

^۴ صحیح بخاری، حدیث: 2032، مکتبہ قدوسیہ۔

ہو وہ ایک رات کا اعتکاف بھی کر سکتا ہے۔

حائضہ عورت اپنے معتکف شوہر کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے اور سر مبارک میری طرف جھکا دیتے (یاد رہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ شریف مسجد نبوی ﷺ سے بالکل سنسک تھا) پھر میں اس میں کنگھا کر دیتی حالانکہ میں اس وقت حیض سے ہوا کرتی تھی۔^۱

معتکف سر یا بدن دھو سکتا ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مسجد سے باہر نکال لیتے اور میں اسے دھو دیتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔^۲

ضرورت کی خاطر معتکف مسجد سے باہر نکل سکتا ہے:

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے اعتکاف کی حالت میں، ان سے ملنے آئیں اور اکیلی ہونے کی وجہ سے نبی ﷺ ان کو گھر تک چھوڑنے گئے۔^۳

۱ صحیح بخاری، حدیث: 2028، مکتبہ قدوسیہ۔

۲ صحیح بخاری، حدیث: 2031، مکتبہ قدوسیہ۔

۳ صحیح بخاری، حدیث: 2053، مکتبہ قدوسیہ۔

حاجت سے لوٹتے وقت

رستے میں معتکف کسی سے بہت ضروری بات بھی کر سکتا ہے:

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انصاری صحابی سے بات کی تھی اور ان کے دل سے بدگمانی کو دور کیا تھا (حالانکہ وہ صحابی بدگمان نہ تھے لیکن نبی ﷺ نے احتیاطاً وضاحت کی اور ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کا تعارف کروایا)۔^۱

ایک مرتبہ اعتکاف کا ارادہ کر کے ترک کرنا بھی جائز ہے:

اگر کسی شخص نے اعتکاف کا قصد کیا لیکن پھر مناسب یہ معلوم ہوا کہ ”اعتکاف نہ کرے تو یہ بھی درست ہے۔“^۲

مستحاضہ عورت کا اعتکاف:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں، وہ سرخی اور زروی دیکھتی تھیں (سرخی اور زروی سے مراد استحاضہ کا خون ہے) اکثر طہت ہم ان کے نیچے رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔^۳

اعتکاف کرنے والا مسجد میں ایک جگہ قائم رہے:

○ اس سے مراد یہ ہے کہ معتکف وقتاً فوقتاً اپنا خیمہ تبدیل نہ کرتا رہے۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اعتکاف کرتے تو

۱۔ صحیح بخاری، حدیث: 2038، مکتبہ قدوسیہ۔

۲۔ صحیح بخاری، حدیث: 2045، مکتبہ قدوسیہ۔

۳۔ صحیح بخاری، حدیث: 2037، مکتبہ قدوسیہ۔

”ستون توبہ“ کے قریب آپ کا بستر بچھا دیا جاتا یا آپ کی چارپائی وہاں بچھا دی جاتی۔^۱

معتکف خیمہ سے سر نکال کر لوگوں سے گفتگو کر سکتا ہے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترکی خیمے (یعنی خیمے) میں اعتکاف فرمایا جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے چٹائی پکڑی اور اسے ہٹا کر خیمے میں ایک طرف کر دیا، پھر اپنا سر (خیمے سے) باہر نکال کر لوگوں سے بات کی۔^۲

کیا اعتکاف والا آدمی کسی کی بیمار پرسی کر سکتا ہے؟

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں حاجت کیلئے گھر میں داخل ہوتی اور وہاں کوئی بیمار ہوتا تو میں چلتے چلتے اس کی خیریت پوچھ لیتی۔ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اعتکاف میں ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل نہیں ہوتے مگر قضائے حاجت کے لیے۔^۳

○ مریض کی بیمار پرسی کے لیے اعتکاف سے ٹکنا درست نہیں ہے لیکن اگر کسی جائز سبب سے معتکف باہر نکلا ہو اور رستے میں مریض مل جائے تو اس سے حال پوچھنا جائز ہے تاہم اس کے پاس بات چیت کے لیے رک جانا درست نہیں ہے۔^۴

۱۔ اسناد حسن: ابن ماجہ، حدیث: 1774، ۷۷۳، مکتبہ دارالسلام۔
 ۲۔ حدیث صحیح: ابن ماجہ، حدیث: 1775، مکتبہ دارالسلام۔
 ۳۔ صحیح مسلم، حدیث: 685، نعمانی کتب خانہ۔
 ۴۔ ابن ماجہ، ج: 2، ص: 652، مکتبہ دارالسلام۔

بلا ضرورت **مُعْتَكِفٌ** (اعتکاف کی جگہ) کو چھوڑنا جائز نہیں ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تک پہنچے تو بلا حاجت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔^۱

نوٹ: رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا اصل مقصد ”عیلۃ القدر“ کی رات کو تلاش کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کر کے اس کا تقرب حاصل کرنا ہے (جیسا کہ گزشتہ احادیث سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کا یہی طریقہ کار ملتا ہے) اور یہ اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب مکہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اپنے خیمہ میں عبادت کی حالت میں گزارے۔ جیسے، استغفار کی کثرت، نوافل، ذکر و اذکار، قرآن کی تلاوت، دعا وغیرہ، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج کل مساجد میں ایسی کیفیت بہت کم دیکھنے میں آرہی ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ نوجوانوں کا اخلاص اور سچی نیت کے بغیر اعتکاف میں شامل ہو جانا ہے، کیونکہ ہمارے معاشرے کے زیادہ تر نوجوان صرف اور صرف دس (10) دن کی تفریح (Enjoyment) کے لیے اعتکاف کرتے ہیں جس میں ان کے امور زیادہ سے زیادہ باقی کرنا، کھانا پینا، سونا اور کم عبادت کرنا ہیں (جبکہ مطلوب اس کے برعکس ہے) اور وہ نوجوان جو سچی اور خالص نیت کے ساتھ اعتکاف کرنے آتے ہیں وہ بھی اسی رنگ میں رنگ جاتے ہیں (إِلَّا مَنْ رَجَعَهُ رَبِّي) ترجمہ: ”سوائے اس کے جس پر میرے رب کی رحمت ہو۔“

اور اس طرح نوجوان خود تو بربادی کا سامان تیار کر رہے ہوتے ہیں لیکن دوسروں کا اعتکاف بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ اس

ماحول میں اعتکاف کس طرح کیا جائے تو اس کا حل یہ ہے کہ ہم سب انفرادی طور پر ان مساجد میں اعتکاف کریں جہاں ہمیں جاننے والے نہ ہونے کی برابر ہوں اور ہم اپنے کام سے کام رکھیں اور زیادہ وقت عبادت میں مشغول رہ کر گزاریں اور اپنے رب سے لوڑگا کر رکھیں وگرنہ ہمارا اعتکاف کسی پکنک (picnic) سے کم نہیں ہوگا۔ (وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ)

مَعْتَكِفُ اَعْتَكَافٍ كَب خْتَم كَرِے:

اعتکاف کا اختتام شوال کے چاند دیکھنے پر یا تیس (30) روزوں کے مکمل ہونے پر ہو جاتا ہے۔ محکف آخری عشرہ پورا ہوتے ہی اعتکاف ختم کر دے اور یاد رہے کہ محکف کے لئے ایسا استقبال جس میں ایسی رسومات موجود ہوں جیسے اعتکاف سے لوٹنے پر گلے میں ہار ڈالنا، کپڑے دینا، کھانے کی دعوت کرنا، لوگوں کو اکھٹا کرنا، منہ بیٹھا کرنا یہ سب غیر شرعی کام اور بے دلیل امور ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ (اللہ ہم سب کو ہر قسم کی بدعات سے محفوظ رکھے۔ آمین)

○ اللہ رب العالمین سے خصوصی دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو رمضان المبارک کا مہینہ عبادت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اس قابل بنائے کہ ہم جنہم سے نجات پانے والوں اور جنت الفردوس میں داخل ہونے والوں میں شامل ہو جائیں۔ (آمین یا ارحم الراحمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ

اَجْمَعِيْنَ وَّمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔



مصادر کتب

- ❖ کتاب اللہ
- ❖ صحیح بخاری مع ترجمہ و تشریح: مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ (مکتبہ قدوسیہ)
- ❖ صحیح مسلم مع ترجمہ (نعمانی کتب خانہ)
- ❖ سنن نسائی (اردو)، (اسلامی کتب خانہ)
- ❖ سنن ابوداؤد مع ترجمہ و تشریح: فضیلۃ الشیخ عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ (مکتبہ دارالسلام)
- ❖ جامع ترمذی (اردو)، مکتبہ العلم
- ❖ سنن ابن ماجہ مع ترجمہ و تشریح: فضیلۃ الشیخ عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ (مکتبہ دارالسلام)
- ❖ طب نبوی ﷺ (اردو)، امام ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ (مکتبہ محمدیہ)
- ❖ منہاج المسلم (اردو)، فضیلۃ الشیخ ابو بکر جابر الجزائری حفظہ اللہ تعالیٰ (مکتبہ دارالسلام)
- ❖ کتاب الصیام (اردو)، فضیلۃ الشیخ محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ تعالیٰ (حدیث پہلی کیشنز)
- ❖ فتاویٰ اسلامیہ (اردو)، (مکتبہ دارالسلام)
- ❖ روزمرہ کی مسنون دعائیں (اردو)، فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق البدر حفظہ اللہ

تخریج

- ❖ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
- ❖ فضیلۃ الشیخ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

روزہ



یہ کتاب اپنے اندر روزہ سے
متعلق تمام ایسی معلومات سموائے ہوئی
ہے جس سے دنیا کا ہر روزہ دار فیض یاب ہو
سکتا ہے۔ آسان انداز بیان، سہل عبارت، حوالوں
سے بھرپور حاشیے، دلائل کے ساتھ، جدید مسائل، طبی
فوائد اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ دنیا کے ہر روزے دار
کے لیے کچھ نہ کچھ الگ یا نیا ضرور ہے جس کی بنا پر یہ کتاب اپنے
موضوع کی دیگر کتب سے بالکل منفرد ہو جاتی ہے اور یہ سب میرے پاک
پروردگار کی توفیق ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔

